سرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

Digitized by Khilafat Library

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت سالانہ ... مشتمل ... قرآن تحریف

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مطابق یکم مگھر سمت ۶۸

(جلد ۱۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ

نور دین مصطفے پاؤ گے تم

(نمبر ۴ و ۵)

دس شرائط بیعت

اول - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت - فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا و رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر - اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است
معجزاتِ انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
منکراں مستحقِ لعنت است
منکر آں موردِ لعنِ خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر - پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے + حضرت ام المومنین جناب بیوی صاحبہ بمعہ فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب و والدہ میر صاحب موصوف لدھیانہ میں ہیں سنا گیا ہے کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک لیکچر ہوگا۔ احباب لدھیانہ کو چاہیئے کہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں + گذشتہ جمعہ کی صبح کو ارشاد انگریزی کا جلسہ لائبریری ہال میں ہوا + بابو محمد عثمان صاحب اپنے قبائل کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے ہیں + اس ہفتہ میں حکیم غلام محی الدین صاحب کوٹ رحیم یار خان سے اور دیگر کئی ایک دوست متفرق مقامات سے تشریف لائے + حکیم محمد عمر صاحب فیروزپور سے واپس قادیان آگئے ہیں + ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب چند روز کے واسطے میانوالی تشریف لے گئے ہیں + گذشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود ہی پڑھا۔ خود ہی پیش امام نماز ہوئے + منشی محمد اشرف صاحب ہیڈ کلارک دفتر محاسب اپنی رخصت پوری کرکے واپس آگئے ہیں + ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ بخیر و عافیت یہاں موجود ہیں اور اپنی خدمات میں مصروف ہیں مگر ان کی نسبت کوئی صاحب ننکانہ کے میلے سے کہتے ہیں کہ وہ پھر سکھ ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔ ایسی خبریں اڑانے والے صاحبان کو سن رکھنا چاہیئے کہ ماسٹر صاحب تو گرو نانک صاحب کے پکے اور اصلی شاگرد ہیں۔ ان کو کیا ضرورت ہے کہ گرو صاحب کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے لگیں +

غلطی صفحات پچھلے اخبار ۹ نومبر کے پرچے کے آخری دو صفحات پر غلطی سے ۱۹-۲۰ نمبر صفحہ لگایا گیا۔ چاہیئے تھا ۱۵-۱۶ کیونکہ ضمیمہ کے صفحات الگ ہیں۔ ناظرین درست کرلیں +

ضرورت نکاح ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں + [illegible]

اخبار احمدیہ

لکھنؤ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تحریک سے احمدیوں کی نماز جمعہ برادر کبیر الدین کے مکان پر ہونے لگی۔ ایک جمعہ حضرت مولوی صاحب موصوف نے پڑھایا دوسرے میں مولوی رونق علی صاحب نے زکوٰۃ و خیرات کے بامحل مصرف کی طرف توجہ دلاتے ہوتے جتلایا کہ زمانہ صحابہ کی طرح اب بھی تحصیل صدقات کا محکمہ ایک مرکز میں قائم ہوا ہے جو قادیان ہے + **منصوری** سے بابو فخرالدین احمدی لکھتے ہیں کہ عیسائیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے مگر ان کا عجیب حال ہے۔ عقل سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہماری انجیل اور بائبل میں یہہ لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ ثبوت مانگا۔ تو خداوند یسوع کو مانو۔ روح القدس ملے گا۔ اس کا ثبوت پوچھو۔ تو اب ٹفن کا وقت ہے پھر ملینگے۔ **بھاگلپور** سے خبر آئی ہے کہ عیدگاہ کا مقدمہ احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے واسطے عید کا وقت مقرر ہوا۔ ہر دو وہیں نماز پڑھیں گے + ڈبروگڈہ ملک آسام میں بھی مسجد کا جھگڑا تھا۔ جو احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہوا۔ فالحمد للہ۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے احمدی برادران کی بہت ہتک عزت کی تھی۔ اور احمدی برادران کا اب حق تھا کہ ان پر نالش کرتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ اس کو جانے دیں اور حوالہ بخدا کریں +

دعا مدد (۱) محمد فیروزالدین صاحب قریشی خواستگار ہیں کہ احباب انکے بیمار والد حکیم چراغ علی صاحب کے واسطے دعا کریں +

(۲) برادر عبدالرحمٰن صاحب مدرس احمدی بوتالہ بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں +

ریویو حکیم محمد سعید الرحمٰن صاحب دہلوی ساکن کوچہ پنڈت متصل جنگلی کنواں کرشتان والی گلی دہلی نے ایک رسالہ بنام **معراج ترقی** چھاپ کر شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کو بدلائل عقلی و نقلی اپنی تجارت کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے عظیم الشان فوائد جتلائے ہیں حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ یہ رسالہ متمول مسلمانوں کی امداد سے ایک لاکھ مفت دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم ہو۔ تمام خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہونی چاہیئے +

خطبۂ جمعہ

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے جس طرح خدا تعالےٰ کی کوئی حد و بسط نہیں۔ اسی طرح اس کے کلام بھی کوئی حد و بسط نہیں۔ لہذا کلام الٰہی کی تفسیر کو ہم کسی خاص معنی میں محدود نہیں کرسکتے۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام تھا۔ بظاہر چاہیئے تھا کہ خدا ہی اس کی کوئی تفسیر کر دیتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب کی کوئی تفسیر نازل نہیں فرمائی۔ پھر نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قرآن شریف کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کا حق تھا۔ انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ پھر فقہ کے آئمہ اربعہ گزرے ہیں۔ حضرت امام حنیفہ ۸۰ ہجری میں ہوئے بہت قریب وقت میں تھے۔ صحابہ کو دیکھا۔ مگر کوئی تفسیر قرآن شریف کی نہ لکھی۔ پھر امام شافعی ہوئے۔ امام مالک ہوئے امام احمد حنبل ہوئے۔ مگر کسی نے قرآن شریف کی تفسیر نہ لکھی۔ پھر محدثین۔ بخاری۔ ترمذی۔ ابوداؤد بڑے شاندار لوگ گزرے ہیں۔ پر انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں لکھی۔ صوفیائے کرام میں خواجہ معین الدین۔ شہاب الدین سہروردی۔ حضرت مجدد صاحب شاہ نقشبند۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی بڑے عظیم الشان لوگ ہوئے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی رکھتے تھے۔ مگر کسی نے کوئی تفسیر نہیں لکھی حضرت شیخ شہاب الدین کی ایک تفسیر ہے۔ مگر اس میں انہوں نے اپنی کوئی تحقیقات نہیں لکھی میں نے بھی ایک تفسیر لکھی تھی اور لوگوں نے اصرار کیا کہ جلد چھپواؤ۔ مگر میں نے سوچا کہ میری تفسیر کو دیکھ کر بعد میں آنیوالے لوگ ان معنوں پر حصر کرنے لگ جائیں گے کہ یہی معنے ہیں اور بس۔ اور اس طرح قرآن شریف کے حقائق و معارف کا دروازہ وہ آیندہ کیلئے اپنے اوپر بند کرینگے۔ یہ مولا کریم کی کتاب ہے ہر زمانہ کے مباحثات کا اس میں جواب ہے۔ اور ہر زمانہ کیلئے شفاء لما فی الصدور ہے۔ اسکو محدود نہیں کر دینا چاہیئے۔ ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تفسیر کے لغت عرب سے باہر نہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء جو قرآن شریف میں ہیں۔ انسے باہر نہ جائیں۔ چودہ ضروریات اسلام ہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ یہ سات ہوئے۔ ایسا ہی سات عقائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ فرشتوں پر۔ کتب الٰہیہ پر۔ انبیاء پر۔ تقدیر پر۔ جزاء و سزا اور جنت و نار شامل ہیں۔ یہ کل چودہ باتیں ہیں جو تمام مسلمانوں میں مشترک ہیں۔ اور ان کا منکر اسلام سے باہر ہے۔ یہ چودہ علوم ہیں ان کے خلاف نہ کسی قول نہ کسی کا فعل جائز ہے۔ کوئی تفسیر ان کے خلاف نہو۔ سوم تعامل کے برخلاف جو بات کوئی پیش کرے وہ ماننے کے قابل نہیں۔ تفسیر کے وقت ان باتوں کو نگاہ میں رکھنا چاہیئے اور اسکے بعد جس طرح خدا کے عجائبات بے انتہاء ہیں۔ اسی طرح اس کے کلام کے معارف بھی بے انتہاء ہیں۔ قرآن شریف ایک سمندر ہے +

القول الطیّب

(*)

(پُرانی نوٹ بک سے کچھ)

میری فروری ۹۸ء کی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔ اُسوقت میں لاہور میں تھا +

الہامات حضرت (مرزا) صاحب (منقول از) خط مولوی عبدالکریم صاحب (مرحوم) یکم فروری ۱۸۹۶ء

(۱) اِن اللہ لا یغیّر ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم +

(۲) انہ اوی القریۃ +

(۳) انی مع الرحمٰن اتیک بغتۃً +

(۴) ان اللہ موھن کید الکافرین +

فرمایا۔ لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں۔ کہ دین کو دُنیا پر ترجیح دونگا۔ لیکن یہاں سے جاکر اِس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آوینگے۔ دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دُنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دُنیا سے فرصت پاکر یہاں آتے۔ (منقول از) خط خواجہ کمال الدین صاحب۔ یکم فروری ۹۸ء

کلامِ امیر

(*)

مُسلمان مومن ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے +

انشورنس ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کرا لوں۔ تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو۔ فرمایا۔ کیا تم اپنے بچوں کے رازق ہو۔ خدا کے پاس اُن کے لئے چندہ جمع کراؤ +

نعمت کی قدر کرو فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اِسی طرح حسین۔ جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اُمراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اِس غرض سے کہ ہماری راحت قائم رہے۔ ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ جس طرح دُنیا کے مفلس ہوتے ہیں۔ اِسی طرح دین کے بھی مفلس ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے +

فرمایا۔ آدمی جب مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سے سمجھ سوچکر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے۔ یہود کے حالات کو دیکھو اور اپنے ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب حد سے بڑھ جاتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اُس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا +

عمل کرو فرمایا۔ مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات نہیں حاصل ہوتی ہے۔ کام کرنا چاہیئے +

تکبّر نہ کرو فرمایا۔ انسان منی سے بنا ہے۔ منی کے بھی ایک کیڑے سے۔ کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے اور آگے چلو تو انسان صرف مٹّی سے بنایا گیا ہے۔ جس میں حرکت بھی نہیں۔ وہ نزابی حالت بھی اس پر آچکی ہے۔ پھر جب یہ جوان ہوتا ہے۔ کیسی کیسی چُستیاں دکھلاتا ہے کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔ کبھی قطب شمالی کو۔ پھر جوانی کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔ اِنسان کہتا ہے چٹا پٹ گزر گئے۔ حالانکہ چٹا پٹ کہاں گزرے۔ سالہا سال لگتے ہیں۔ تب جوانی کے دن گزرتے ہیں۔ صحت اور طاقت کے دنوں۔ کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں۔ کہ دین دُنیا کیا چیز ہے۔ وہی کھیل کا میدان اور ہا ہو ان کا مقصد ہوتا ہے +

سلطان محمود کی غلطی فرمایا۔ سلطان محمود پر اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کئے۔ اِس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہوگیا۔ فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں۔ اب اُس نے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لیا ہے۔ عرب کی زبان سے تعلق گیا۔ تو اہلِ عرب اور قرآن شریف سے دلچسپی گئی۔ دین میں ضعف آگیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا +

سادگی اختیار کرو فرمایا۔ آج کل مُسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں۔ جس مسلمان کو دیکھو۔ ہزاروں کا مقروض ہے۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں کہ ہم سے محنت نہیں ہو سکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے۔ دیکھو میں باوجود اِس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔ بہت سی بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔ گویہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے +

یہ آیت حدیث نہیں ہے فرمایا۔ بعض فقرات اِس طرح مشہور ہو جاتے ہیں کہ ناواقف انہیں قرآنشریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں۔ اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے۔ لا عفو فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ +

مذہب محدّثین فرمایا۔ نیل الاوطار۔ محلّی ابن حزم فتوحات مکیہ۔ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدّثین کے مذہب کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی اعلےٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ جو محدّثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں +

حادث فرمایا۔ کل موجودات۔ محسوسات جن کا ہم کو علم ہے۔ وہ تو سب حادث ہیں۔ باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ہیں۔ انکی نسبت بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں +

خدا تعالےٰ کی ذات غنی ہے فرمایا۔ مولوی محمد اسمٰعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ ہوا۔ مولویصاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اِس طرح سے فیصلہ کرنے کو طیار

ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالے خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اس بات کو سُنکر حضرت (مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام) نے فرمایا۔ کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالے کی ذات تو غنی ہے +

کربلا کیوں متبرک

فرمایا۔ تعجب ہے کہ اہل شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور وہاں اپنے مُردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں۔ اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت امام حسین پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی +

عناصر میں تمیز

فرمایا۔ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو۔ پانی نے [نو]ح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا۔ اور اسی طرح [پا]نی نے موسٰے اور فرعون کو پہچان لیا۔ اور ہر ایک کے [س]اتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے [ح]ضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا [ہ]ے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں۔ اور باغ والی [زمی]ن نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت [...] تسبیح کرتے ہیں +

[بیڑ]اغرق کرنے [و]الے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے [...]رد۔ روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا۔ جب [سے] کہ مُسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں۔ تب ہی کر [...] کا بیڑا غرق ہونے لگا ہے +

[...]ن پر کیوں [...]ں ہوتے ہیں

فرمایا۔ تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایکدوسرے کو گندی گالیاں بلند آواز سے دیتے ہوئے سُنتے ہیں اور [...]یں مناتے۔ لیکن جب اذان سُنتے ہیں تو سخت ناراض [ہوتے] ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالے کی تعریف اور

اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں۔ ذالک بانّھم قوم لا یعقلون +

شہید

فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون۔ جو طاعون سے مرے۔ مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے جس پر دیوار گرے اور وہ مرجائے۔ جو پانی میں ڈوبکر مرجائے۔ شہید فی سبیل اللہ۔ جو اللہ تعالے کی راہ میں لڑکر مرجائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو۔ ورنہ ابوجہل بھی تلوار سے مارا گیا تھا +

قیامت میں سایہ کس کو ملے گا

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا۔ (۱) امام عادل منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالے کی عبادت میں لگا رہا ہے۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے۔ ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے کوئی بڑے رتبہ والی خوبصورت عورت بلائے مگر وہ اللہ تعالے کے ڈر کے سبب نہ جائے۔ (۶) وہ شخص جو اللہ تعالے کی راہ میں اس طرح خرچ کرے کہ ایک ہاتھ سے دے۔ تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ (۷) وہ جو اللہ تعالے کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر روئے +

بدعت

فرمایا۔ باوجود حاجت کے جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہُوا ہو۔ اُس کو بدعت کہتے ہیں +

خدا تعالے کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا۔ جب خدا تعالے کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے +

یہ تفریق کیوں

فرمایا۔ اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہُوا۔ قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا +

قرض سے بچو

فرمایا۔ قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پُورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے +

عبودیت

فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالے اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے۔ مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ یہ بھی عبودیت ہے پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا۔ کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا۔ کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو۔ گو وہ ہے اور سچ ہے۔ مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے +

تراویح

فرمایا۔ رمضان شریف میں تراویح کا پڑھنا ضروری ہے اور باجماعت پڑھنی چاہئیں۔ کیونکہ اب فرضیت کا ڈر نہیں رہا۔ تراویح میں محدثین اور فقہاء کا بڑا اختلاف ہے۔ مالکیوں کے ہاں ۴۱ رکعت ہیں۔ اور حنفیوں میں بیس رکعت ہیں۔ محدثین میں گیارہ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں۔ میں خود بھی گیارہ رکعت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن مخالف کسی کا نہیں ہوں +

تجارت سے بہتر

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ سورۂ جمعہ پر خطبہ پڑھا اور ارادہ یہ کیا کہ اس کو (سورۂ جمعہ کی تفسیر کو) طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا۔ اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہُوا کہ اس کا روپیہ اس چندہ میں لگا دینگے۔ جو وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہُوا کہ قل ما عند اللہ خیرٌ من اللھو ومن التجارة واللہ خیر الرازقین +

پہلے ہی میدان صاف ہُوا

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر عرب میں ایک عظیم الشان جنگ ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سردار اس قوم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بظاہر ہرگز ماننے والے نہ تھے۔ آپس میں لڑکر قتل ہو گئے تھے۔ بڑے بڑے سردار اُس میں مارے گئے تھے +

حجاج

ایک شخص نے حجاج شاہِ اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے۔ جنکے جواب حضرت امیر کے حکم سے مولانا مولوی فضل دین صاحب مختار نے لکھے ہیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مکرم مخدوم جناب حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کے سوال کا جواب آپ کو تحریر کرکے ارسال کروں۔ سو عرض ہے +

(۱) حجاج کے دل میں بیت الحرام کی کیسی عظمت اور حرمت تھی۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ اُس نے خود حج بیت اللہ کیا۔ عقد الفرید کی دوسری جلد میں جہاں حجاج کے خطبات نقل کئے گئے ہیں۔ اُسکے حج کا تذکرہ لکھا ہوا موجود ہے +

(۲) پھر خانہ کعبہ کے حملہ کا تذکرہ جو آپ نے کیا ہے اُس کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ حجاج عبد الملک کا نوکر تھا۔ اس لئے اُس کی ذات اس میں کہاں تک ملزم اور قصور وار ٹھیرائی جاسکتی ہے۔ آپ خود غور فرما سکتے ہیں +

(۳) اگر حجاج نے از روئے مذہب دو سلطنتوں کی ایک وقت میں ہونے کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے جو وحدۃ ہونی چاہیئے۔ اُس کے معانی سمجھا۔ اور عبد اللہ بن زبیر کا دعوےٰ اُس کے خلاف سمجھکر اس کو باغی تصور کیا۔ تو وہ کہاں تک متہم ہو سکتا ہے۔ حکیم صاحب! کسی شخص پر کوئی الزام لگائے اور بُرا کہے تو کوئی کسی کی زبان کو بند نہیں کر سکتا مگر مسلمان کو کسی کے متہم کرنے میں احتیاط چاہیئے اور خدا سے خوف۔ حجاج مرگیا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہوگیا۔ اُس کی عیب شماری سے کیا فائدہ +

(۴) جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر مورخین بنوامیہ کے دشمن گزرے ہیں۔ اور بعض دوسرے خوف کی وجہ سے اپنا مافی الضمیر پورے طور پر ظاہر نہیں کرسکے +

(۵) حجاج کے جو کچھ اپنے کلمات منقول ہیں اور تاریخوں میں موجود ہیں۔ اُن سے تو ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہ تھا۔ فکر معاد اور اللہ تعالےٰ کے ذکر اور خوف کا جو بیان اُس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اُن کو پڑھ کر دل جرأت نہیں کرتا کہ اُسکی زندگی کو ایک ظالمانہ زندگی اور اُس کے افعال کو ظلم پر مبنی قرار دیا جاوے۔ جو شخص محاسبہ کا خوف رکھتا ہو اور دُنیا کو ایک گذشتنی چیز سمجھتا ہو۔ اور اتباع شریعت کو نجات کا ایک وسیلہ یقین کرتا ہو۔ اس سے انحراف اللہ تعالےٰ کی نافرمانی۔ اُس کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بہت بیباک تھا۔ اور اپنے اعمال میں اتنا جرّی تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ایک قسم کا اعتداء معلوم ہوتا ہے +

(۶) حجاج کیا حیثیت رکھتا تھا اور کس وضع کا انسان تھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے چند خطبات اِس غرض کے لئے آپ کے پیش کروں۔ ان میں آپ غور فرمادیں +

(۷) حجاج کو ضرورت نہ تھی اگر وہ واقع میں بُرا تھا کہ اپنے کلام اور گفتگو میں خشیت الٰہی کے امور بیان کرتا جو کچھ وہ کرتا تھا اُس کو اُس سے کوئی مانع نہ تھا کہ وہ نفاق اختیار کرتا۔ اگر اُس کے دل میں یہ امور نہ تھے اور نہ وہ ان کا عامل تھا۔ تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس قسم کے لاحاصل بیانوں سے اُس کو کیا فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی باتوں کے بیان کرنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حجاج نے محمد قاسم کے نام جبکہ اُس کو ہند کی مہم پر متعین کیا گیا تھا بہت سے مکتوب لکھے تھے۔ اُن میں سے ایک خط میں جو حجاج نے لکھا تھا یہ مضمون ہے۔ محمد قاسم کو لکھا ہے۔ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرو۔ دُعائیں پڑھتے رہا کرو۔ خدا تعالےٰ کا ذکر ہر وقت زبان پر ہو۔ توفیق الٰہی سے نصرت کے خواہاں رہو۔ خدا عزوجل تجھ کو نصرت دیگا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کو اپنا مددگار بناؤ۔ اور ایک خط میں محمد قاسم کو حجاج لکھتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور تکبیر و قرأت و قیام و رکوع و سجود۔ و تعوذ میں تضرع و زاری خدا کے روبرو کیا کرو۔ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی جاری رکھو تاکہ کام کا انجام بخوبی ہو۔ کسی کو قوت و شوکت بے عنایت الٰہی کے میسر نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو گے تو امید قوی ہے کہ فتح و نصرت قرین و معین ہوگی +

حکیم صاحب! جس شخص کے ایسے خیالات پاکیزہ ہوں اس کی نسبت بے دھڑک یہ کہدینا کہ وہ بیباک تھا مومن کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے کیا اُس کو۔ ان باتوں کا جو اُس کے خطبات اور مکتوبات میں منقول ہیں کچھ بھی پاس نہ تھا۔ اگر حجاج مُسلمان تھا تو ضرور اُس کو کچھ خوف خدا بھی دل میں ہوگا۔ اور اُن امور کا پاس بھی کرتا ہوگا +

(۸) موعودہ خطبات ذیل میں مندرج ہیں :-

پہلا خطبہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کے گذارہ کا آپ ذمہ لیا ہے اور آخرۃ کے طلب کرنیکا حکم دیا۔ کاش اگر آخرۃ کا آپ ذمہ لے لیتا۔ اور اُس کی شقتوں سے ہم کو سبکدوش کرتا اور دُنیا کی طلب کا ہم کو حکم دیتا تو کیسے ہم خوش قسمت ہوتے۔ تمہارے علماء تو مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم سیکھتے نہیں۔ تمہارے شریر انسان تو یہ نہیں کرتے۔ میں تمہیں بہت حریص پاتا ہوں اس چیز میں جس میں اللہ تعالےٰ کافی ہے اور جس چیز کا تمہیں حکم ہوا ہے اس کو ضایع کر رہے ہو۔ قریب ہے کہ علم اُٹھا لیا جاوے۔ اور علم کا اُٹھنا علماء کے چلا جانے سے ہوگا۔ خبردار میں تمہیں ایسا پہچانتا ہوں کہ بیطار کا علم گھوڑے کے بارے میں ممکن ہے کہ ناقص رہے مگر میرا علم تمہارے بارے میں خطا کر ہی نہیں سکتا۔ قرآن نہیں پڑھتے مگر بکواس کے لئے۔ نمازیں آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دُنیا نقد اسباب ہے جس سے نیک و بد ہر روز نفع اُٹھاتے ہیں اور آخرۃ ایک مقررہ وقت میں آئے گی۔ جس میں قادر مقتدر مالک حکم کرے گا۔ خبردار اللہ سے بچے رہو۔ اسکی فرمانبرداری میں لگے رہو اور جان رکھو کہ تم اُس سے ملنے والے ہو تو کہ نیک اپنی نیکی کا بدلہ پائیں۔ اور بدکار اپنی بدی کی سزا اُٹھائیں۔ خبردار نیکی تمام کی تمام جنت کا سامان ہے اور بُرائی سب کی سب دوزخ کا سامان ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ اُس کا بدلہ پائیگا۔ اور جو بُرائی ذرہ بھر ہوگی۔ اُس کا بھی بدلہ ملے گا میں تمہارے لئے اور اپنے لئے گناہوں کی سزا کا اللہ تعالےٰ سے بچاؤ چاہتا ہوں +

دوسرا خطبہ اے اللہ تعالےٰ۔ گمراہی میری نظر

میں گمراہی کی شکل میں کرکے دکھا - تو کہیں اُس سے بچوں اور ہدایت بھی ہدایت کے رنگ میں میرے پیش کرتا کہ اسکی میں اتباع کروں - اور مجھے میری اپنی جان کے سپرد نہ کر کیونکہ اس طرح تو میں گمراہ ہو جاؤنگا - اللہ کی قسم میں نہیں پسند کرتا کہ جسقدر دنیا گذر چکی ہے میں اس کو اپنی پگڑی کے ساتھ خرید دوں - اور جو باقی رہا - دنیا سے فانی ہے -

تیسرا خطبہ

مالک بن دینار نے کہا کہ میں جمعہ پڑھنے کو نکلا اور منبر کے قریب بیٹھا تو حجاج منبر پر چڑھا اور کہا - ایک انسان ہے کہ اپنی جان کا ہر وقت حساب کرتا رہتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے رب کا ہر وقت خیال رکھتا ہے اور ایک ایسا آدمی ہے جو اپنے اعمال میں دغا رکھتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنے اُس کاغذ میں جو اپنی میزان میں بیٹھ کے پیچھے پاکر پڑھے گا ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے اور ایک ایسا انسان ہے جو اپنی ہمت کے ساتھ امر بالمعروف میں لگا رہتا ہے - اور اپنی خواہش کے وقت بری بات سے ڈانٹ دیتا ہے اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو اپنے دل کی لگام ویسے ہی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے جیسے کہ اپنے اونٹ کی مہار ہاتھ میں رکھتا ہے - پھر اگر حق کی طرف بلایا تو اُسکی اتباع کی اور اگر باطل کیطرف کھینچا تو اُسے روک لیا +

حجاج بن یوسف منبر پر کھڑا ہوا کہہ رہا تھا اے لوگو اپنے نفسوں کو روکو - کیونکہ جب ان کو ہر ایک چیز دیتے رہیں - جو ان کی خواہش ہو تو ہر ایک چیز کے مانگنے کی عادت ہو جائے گی - اور اگر نفس سے کوئی چیز مانگی جائے تو نفس دینے سے انکار کرتا ہے - تو اللہ تعالے ایسے انسان پر رحم فرماوے کہ جس نے اپنے نفس کے ایک مہار ڈالدی - جب نیکی کا موقعہ پایا تو اس کو اس میں لگا دیا اور اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھا - کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جو صبر اللہ تعالے کے محرمات سے رکھنے میں ہوتا ہے وہ بہت آسان ہے - بہ نسبت اُس صبر کے جو اللہ کے عذاب پر انسان کرتا ہے +

حجاج کہتا تھا کہ جب انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے جو اُس وقت میں نہ تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور نہ اُس وقت میں اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور نہ اپنی آخرت کا فکر کرتا ہے - ایسا انسان بہت مستحق ہے اس بات کا کہ قیامت میں اس کا افسوس لمبا ہو اور اُس کا پچھتانا غیر منتہی ہو +

ڈبل اخبار

یہ اخبار بھی پچھلے اخبار کی طرح ڈبل نکالا گیا ہے - اسی طرح انشاء اللہ دو اخبار اور ڈبل نکالے جائیں گے +

(ایڈیٹر)

المفتی

۳۳۸ ناجائز تجارت

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض آدمی ایسا کرتے ہیں - کہ کوئی سرمایہ دوائی یا کوئی اور ایسی کارآمد چیز مثلاً جرابوں کے جوڑے - یا گھڑیوں کے زنجیر وغیرہ غرض کوئی ایسی چیز لے کر - فرضاً جرابوں کے ۵۰۰ جوڑہ لے کر - ہر ایک جوڑہ کو ایک ایک کاغذ میں باندھ کر ۵۰۰ پیکٹیں تیار کرتے ہیں - اور ان پانچسو پیکٹوں میں سے ایک پیکٹ میں دس روپیہ کا نوٹ - اور دو پیکٹوں میں پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ڈال دیتے ہیں - اور سب پیکٹوں کو خوب ملا دیتے ہیں - یعنی اپنے آپ کو بھی یہ خبر نہیں رہتی کہ نوٹ کس کس پیکٹ میں ہیں پھر ہر ایک پیکٹ کی کچھ قیمت رکھ دیتے ہیں - مثلاً ہر ایک پیکٹ کی قیمت ۴ ر رکھ دی - اب جو جو آدمی اُن کو خریدنا چاہتے - وہ ۴ ر آنے مالک کو دیدے - تو اُس کا نام رجسٹر میں درج کر لیا جاتا ہے - پھر ایک تاریخ مقررہ کو (جو کہ پہلے سے مقرر کر لی جاتی ہے) سب پیکٹیں خریداروں کو تقسیم کر دیجاتی ہیں اور اُنہی میں وہ نوٹ والی پیکٹیں بھی تقسیم ہو جاتی ہیں - یہ ایک مال کو جلدی فروخت کرنے کا ڈھنگ ہے - وہ جراب جسکی قیمت ۴ ر رکھی گئی ہے - وہ قریباً بازار سے بھی پرچون اتنے ہی کو ملتی ہے - کوئی دو چار پیسے کا فرق ہو - تو ہو سکتا ہے - اب یہ خاکسار بڑے ادب سے آپ سے دریافت کرتا ہے کہ یہ ڈھنگ شرعاً جائز ہے یا نہیں +

فرمایا - یہ جوا بازی ہے اور شرعاً جائز نہیں +

۳۳۹ قرأت نماز میں سورتوں کی ترتیب

فرمایا - یہ جائز ہے کہ نماز کی اندر کی پہلی رکعت میں کوئی آخری سورۃ پڑھی جائے - اور دوسری رکعت میں اُس سے قبل کی سورۃ پڑھی جائے +

۳۴۰ دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ

فرمایا - جائز ہے کہ دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھی جائے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز میں ہر دو رکعت میں سورۃ اذا زلزلت پڑھی تھی +

ایڈیٹوریل ریمارکس

پہاڑی وعظ

یسوعی اخبار نور افشاں بہت خفا ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی جو گفتگو ڈلہوزی کے پہاڑ پر ایک پادری صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور اب رسالہ تشحیذ میں چھپتی ہے۔ اس کا نام صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہاڑی وعظ کیوں رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ پہاڑی وعظ کے مقابل دنیا کی کوئی تحریر اور نوشتہ نہیں ٹھیر سکتا اور یسیعی ۱۹ سو سال سے اب تک اسے پڑھتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یسوعی لوگ ۱۹ سو سال سے اُسے پڑھتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ حضرت مسیح سے بھی کئی سو سال قبل اُسے پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہ وعظ انہیں الفاظ میں یہودیوں کی کتب مذہبی میں موجود ہے۔ اور حضرت عیسےٰ نے وہیں سے یاد کر کے اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ اور بہت اچھا کیا۔ لیکن کیا اس سے یہ لازم آئے گا کہ اور کسی تعلیم کا نام پہاڑی وعظ نہیں ہو سکتا؟ ہرگز نہیں۔ انجیل کا پہاڑی وعظ ایک اخلاقی تعلیم کا نمونہ ہے۔ کمزور یا طاقتور۔ ناقص یا کامل۔ ادنےٰ یا اعلےٰ۔ اس بحث میں پڑنے کی سر دست ضرورت نہیں۔ اگر معزز ہمعصر نے خواہش ظاہر کی تو اس پر پھر کچھ لکھا جا سکے گا۔ لیکن جو نتیجہ صاحبزادہ صاحب اور پادری صاحب کی گفتگو سے پیدا ہوتا ہے وہ بہر حال اس سے بہت اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفارہ ایک باطل مسئلہ ہے۔ جس کے واسطے کوئی دلیل عقلی یا نقلی یسوعی صاحبان کے پاس نہیں ہے۔ پس جو شخص اس گفتگو سے فائدہ حاصل کر کے کفارے کے بھروسے کو چھوڑ کر اپنے ایمان کی درستگی کی طرف مائل ہوگا اور خدا کے فضل کو تلاش کرے گا وہ یقیناً اُن اعلیٰ اخلاق تک پہنچے گا جو اُس کے واسطے نجات کا موجب ہوں۔ ابطال کفارہ کا خیال انسان کو ایسے عمدہ اخلاق پر پہنچاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے مضمون کا نام آسمانی وعظ رکھتے تو زیادہ موزون ہوتا۔ کیونکہ اس کو انسان میں علو ہمتی پیدا ہو کر آسمانی لوگوں سے ایک ایک تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح خدا کی محبت میں ترقی کرتا ہوا وہ روح القدس کے نزول کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے عیسائی بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ✝

الحکم بند نہو

الحکم سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا اور پرانا اخبار ہے۔ وہ ایسے وقت میں جاری ہوا تھا۔ جبکہ قوم کو اسکی سخت ضرورت تھی۔ مگر ایک اخبار کے جاری کرنے کا کام مدبرین زمانہ کی نگاہ میں قمار بازی سے بڑھ کر نہ تھا۔ کیونکہ جماعت قلیل تھی۔ اور اخبار خوانی کا مذاق کم تھا۔ ایسے وقت میں ایک اخبار جاری ہوا۔ اور اب تک وہ قوم کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر ایک چیز کی خوبیاں اور نقائص اُس کے شامل حال ہیں۔ دُنیا میں کوئی شے قدوس۔ سبوح ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ الحکم کی خدمات قابل قدر ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ اُسے بند نہ ہونے دے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں ان کے ذریعہ ہمارے الہامات فوراً تمام ملک میں شائع ہو جاتے ہیں۔ بعض مالی مشکلات کے سبب جن کی تفصیل اخبار الحکم میں کیجاتی رہی ہے۔ کارخانہ الحکم سخت مقروض ہے۔ اسی کے سبب سے اخبار مشکلات میں ہے۔ اور اس کی اشاعت میں بے ترتیبی واقعہ ہو رہی ہے۔ پھر بھی اُس کے مالک کی ہمت ہی کہ وہ اب تک اُسے نکالے چلے جاتے ہیں اور بالکل بند نہیں ہونے دیا۔ اب تازہ اخبار میں انہوں نے ایک اپیل قوم کے آگے رکھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں قوم کے متمول احباب کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ بلحاظ الحکم کا ایک پرانا خریدار ہونے کے میں نے خود بھی اس امداد میں حصہ لیا ہے۔ اور بدر کی طرف سے بھی اس مالی امداد میں شمولیت ہوئی۔ گو موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ میں اس تحریک کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں :-

"میں پھر تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اپنے اس خادم کی خبر لو میں یہ تحریک بھی نہ کرتا۔ مگر اس تحریک کا محرک دراصل وہ مبارک وجود ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں اولوالعزم کہا جسکو فضل عمر کہا اور اس کے عجیب عجیب نام رکھے جو ہمارے لئے برکت اور فضل ہے یعنی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد انہوں نے الحکم کی ضرورتوں اور مشکلات سے متاثر ہو کر دس روپیہ مجھے بھیجے ہیں اور تحریک کی ہے کہ میں تحریک کروں۔ میں اس دس روپیہ کی رقم کو دس کروڑ سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں اس لئے کہ یہ اس ہاتھ سے ملے ہیں جو آیۃ اللہ ہے۔ یہ اس دل سے نکلی ہوئی تحریک ہے جو مظہر انوار سماوی ہے خدا کے فضل سے یہ ضرور بابرکت ہوگی اور نتیجہ خیز۔ پس میں احباب اور سرپرستان الحکم میں سے چار سو ایسے احباب کو بلاتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس مبارک سنت کی تقلید کریں اور الحکم کی مشکلات میں اس کے ناصر ہوں۔ بعض ایسے احباب ہیں جو اکیلے سو سو روپیہ دے سکتے ہیں۔ الحکم کے خریداروں میں سے چار سو ایسے آدمیوں کا نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں اور یہ رقوم کم از کم دسمبر ۱۹۱۱ء تک آ جانی چاہئیں تاکہ جنوری ۱۹۱۲ء سے اگر خدا تعالےٰ چاہے تو الحکم پہلی سی شان سے نکل سکے" ✝

آجکل کے صوفی

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی تیز زبانی

یلکہ بدزبانی تو مشہور ہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے خواہ مخواہ اپنے مخالف خیال کے لوگوں کو مارا پیٹا۔ دنگہ فساد ہوا۔ اور عدالت تک نوبت پہنچی۔ پیر صاحب کے متعلق ایسی ہی خبروں کا ایک مجموعہ اخبار برق سخن میگزین بنگلور نے شائع کیا ہے۔ جس میں پیر صاحب کی بعض حرکات بیجا سے مشتعل ہو کر مضمون نویس نے نثر و نظم میں بہت سی گالیاں پیر صاحب موصوف کے حق میں برملا لکھی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر کیوں کہ ان سے ہمیں سروکار نہیں۔ واقعات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ گو پیر صاحب ہمیں اور ہمارے مرشد کو گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ مگر ہم پیر صاحب موصوف کے پیرو نہیں ہیں۔ الغرض اخبار مذکور لکھتا ہے :-

تین چار سال کے پیشتر جماعت علیشاہ صاحب بنگلور آئے تھے اور چند مذہبی امورات میں اُن سے بیجا حرکات وقوع میں آئے تو علمائے کرام بنگلور نے اُن سے استفتاء کیا اور خوب اڑے ہاتھوں لیا۔ . . . جہلا اور عوام الناس شاہ صاحب کی تائید کرنے لگے . . . بڑی قباحت یہ ہوئی کہ اُن جہلا اور عوام الناس کی عورتیں اور بہو بیٹیاں۔ شاہ صاحب کے حلقہ مریدی میں پھنس گئیں۔ یہ حلقہ ایسا تھا کہ اس میں شرعی پردہ کی بھی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ صدہا خوبرو مرید عورتیں اور جوان لڑکیاں بناؤ سنگار کے ساتھ شاہ صاحب کے فرودگاہ پر رات دن موجود رہتی تھیں . . . . ان عورات کے پدر و برادر و شوہروں کو دیکھو تو باہر دروازہ پر تمام رات انتظار میں اونگھتے بیٹھے ہوئے ہیں؎۔ یہ تمام حالات اُس وقت لوگوں نے پرچوں میں چھپوا کر شائع کردیا۔ . . . تین چار سال کے بعد شاہ صاحب کے مرید و مریدن کو اپنے پیر کا اشتیاق و شوق پیدا ہوگیا ہوگا تو انہوں نے تجویز کرکے شاہ صاحب کو علی پور سے بلالانے کے لئے ایک دو حواریوں کو روانہ کردیا۔ جب ہم نے یہ کیفیت سُنی تو اُسی وقت پیشگوئی کی تھی کہ ”اب کے بار جماعت علیشاہ صاحب کی کچھ وقعت بنگلور میں نہ ہوگی“ یہ ہماری پیشگوئی ٹھیک نکلی . . . . ہمیں یہ کیفیت پہنچی کہ عید الفطر سے پہلی جمعہ کو شاہ صاحب نے اپنے وعظ میں جناب سرقاضی صاحب کی شان میں اپنی زبان سے بہت کچھ کرفتی جھاڑی تو ان کی اس سخت کلامی پر سرکار نے ان سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی تا کہ بار دیگر زبان سے کرفتی نہ جھاڑیں۔ ہم نے بھی ہر کس و ناکس کی زبان سے یہی کیفیت سنی۔ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کہاں تک سچ ہے . . . ہمیں معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵ ر شوال المکرم بروز جمعہ بکر قصابوں کی مسجد میں شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ صاحبو! اتنے روز میں نے وعظ کیا۔ مگر آجکا روز میں نفسانیت کا بیان کرتا ہوں میرا دل جلتا ہے۔ میرا دل بھر گیا ہے۔ میرے دل کا بخار نکال کر بعد اللہ و رسول کی باتیں بولونگا۔ میں تمام انڈیا پھرا۔ ہر ایک قریہ دیکھا۔ مگر بنگلور کے مردود آدمیوں کے مانند کہیں نہیں دیکھا۔ دوسرے ملکوں کے مسلمان لوگ کافروں کو مسلمان بناتے ہیں۔ مگر بنگلور کا مردود قاضی غفار مسلمانوں کو کافر بناتا ہے . . . صاحبو! اس مردود لعنتی غفار پر لعنت بھیجو۔ حواریوں نے لعنت بھیجدی تو سید محمود صاحب نے اُٹھ کر کہا۔ شاہ صاحب! خانہ خدا میں قاضی صاحب کی غیر حاضری پر کس لئے لعنت و ملامت کرتے ہو . . . سید محمود صاحب اتنا کہتے ہی شاہ صاحب نے نہایت غصہ ہو کر کہا۔ مارو اس کافر ملعون کو۔ شاہ صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی . . . . سید محمود صاحب کی کمر میں ہاتھ دیکر زمین پر پٹک مارا . . . غرض ان تینوں کی زد و کوب سے سید محمود صاحب بیہوش ہو گئے . . . اور سید محمود صاحب نے عالیجناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت میں فوجداری نالش مندرجہ ذیل لوگوں پر دائر کردی ہے . . . . نالش کی کیفیت جماعت علیشاہ کو معلوم ہوئی تو یکایک انہوں نے کعبۃ اللہ جانے کی افواہ اڑادی اور فوراً بنگلور سے فرار ہوگئے . . . . افسوس ہے ان مولویوں پر جنکو ہم ہادی۔ رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ اُن میں یہ نفسانیت۔

سکھ معذور ہیں

جناب باوا نانک صاحب کے جنم دن سکھوں نے ہر جگہ پنجاب میں جلسے کئے ہیں اور باوا صاحب موصوف کی سوانح اور تعلیم پر تقریریں کی ہیں۔ اور لیکچر دیئے ہیں۔ جنکے ضمن میں بعض جگہ سکھوں نے آریوں کے حق میں سخت کلامی کا برتاؤ کیا ہے۔ اس پر آرین اخبارات شور مچاتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں جبتک دیانند کی ستیارتھ پرکاش دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں کو اس سخت کلامی کے لئے ایک حد تک معذور سمجھنا چاہیئے۔ کس کا دل گردہ ہے کہ اپنے پیشوا مذہبی کے حق میں ایسے ناپاک الفاظ سُنے جو دیانند مہاراج نے باوا نانک اور حضرت عیسےٰ اور آنحضرت کے حق میں استعمال کئے ہیں اور خاموش رہے۔ ہماری رائے میں آریہ صاحبان کے واسطے لازم ہے کہ بجائے سکھوں پر ناراض ہونے کے وہ ستیارتھ پرکاش کی اصلاح کر لیں۔ آخر اُن کے نزدیک بھی دیانند معصوم نہ تھا۔ غلطی سے پاک نہ تھا۔ ستیارتھ پرکاش پہلے بھی اصلاح کے کئی ایک چولے بدل چکی ہے۔ ایک اور بھی سہی یہ نیا جنم جو محض نیک نیتی پر مبنی ہے آریوں کی کتاب کے واسطے مبارک ہوگا۔ کوئی حرج کی بات نہیں ٭

ماتا کو بچاؤ

آجکل ہمارے ہندو اہل وطن اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ گائے کا ذبح کرنا اور کھانا ہندوستان میں سے بند کیا جائے۔ کیونکہ ہندو اُسکی پرستش کرتے ہیں اور وہ انکی ماتا ہے۔ اگر صرف کسی جانور کا دودھ پینے سے وہ ہماری ماں بن سکتی ہے تو بھینس ماتا۔ بکری ماتا۔ اونٹنی ماتا۔ غرض بہت سی ماتائیں نکل آئینگی۔ اور تمام انسان چارپایوں کی اولاد بن جائینگے۔ ہمارے اہل وطن کا یہ غلط خیال ہے کہ انکے ہاں گائے کی عظمت سوائے اسکے کہ وہ دودھ دیتی ہے کسی اور وجہ سے بھی ہے۔ کوئی ہندو گائے کو ایشور کا اوتار نہیں مانتا۔ بلکہ اُسکی عزت صرف ایک مفید دودھ دینے والا جانور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اُس کے اس فائدہ کو قایم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ عمدہ اور وسیع پیمانہ پر کیٹل فارم یا گؤشالے بشرطیکہ یہ لفظ صحیح ہو۔ بنائے جائیں۔ اور عمدہ گایوں کی نسل بڑھانے کی تجویز کی جائے۔ نہ یہ کہ مسلمان یا عیسائی اپنے مذہب کے کسی جائز امر کو ناجائز قرار دیں۔ ہاں اگر ہندو صاحبان اُس تجویز کو قبول کریں۔ جو اس زمانہ کے اوتار نے انکے سامنے پیش کی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس معاملہ میں انکے ساتھ ہم زبان ہو جائے۔ ہم اُس تجویز کو پھر ایک دفعہ پبلک تک پہنچانے کے لئے پیغام صلح سے اس جگہ نقل کر دیتے ہیں:۔

اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے **نبی صلے اللہ علیہ وسلم** کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آیندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہو

؎ یہ تین سال کی بات ہے نیز اس سے خواہ مخواہ بدظنی کرنا درست نہیں - ایڈیٹر

اور وید اور اسکے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے اور اگر ایسا نہ کرینگے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کردیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے +

پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور اُن پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں +

حکم پچھلے اخبار میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ "صدر انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا۔ . . . عاجز راقم کو عہدہ محاسبیت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا" ان فقرات میں لفظ حکم پر ہمارے ایک مکرم معظم بزرگ شاکی ہیں۔ کہ یہ استعمال لفظ حکم کا صحیح نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ انجمن نے میری مرضی کے خلاف مجھے اس عہدہ سے سبکدوش کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بسبب کم فرصتی کے مدت سے میں خود خواہشمند تھا۔ اور انجمن نے میری درخواست پر یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ درست ہے لیکن بہر حال صدر انجمن کے حکم کے سوائے کوئی ایسی تبدیلی ہو نہ سکتی تھی اور اگر صدر انجمن جیسے معزز و ممتاز انسٹیٹیوشن کے رزولیوشن ہمارے واسطے احکام و ارشادات نہیں کہلا سکتے تو پھر کونسی مجلس دُنیا میں ہوگی جس کے واسطے یہ الفاظ زیبا ہوسکیں گے +

رسید زر

۳۰- اگست ۱۹۱۱ء

غلام حیدر صاحب ۲۱۶۴ عہ — محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ عہ
ولی محمد صاحب ۲۲۶۵ للعہ — ولی محمد صاحب ۱۵۷۲ عہ
مراد بخش صاحب ۱۹۸۸ للعہ — محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عہ
رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲ للعہ — بدرالدین صاحب ۲۵۵۹ ے
مولا بخش صاحب ۱۸۸۷ للعہ — حکیم محمد حسین صاحب ۲۵۵ صہ
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ للعہ — حاکم بیگ صاحب ۲۷۶۰ عہ
غلام احمد صاحب ۳۷۶ للعہ — الٰہ بخش صاحب ۲۷۵۱ عہ
صاحب دین صاحب ۳۷۳۱ للعہ — شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
پیرانڈتا صاحب ۲۱۷۷ ے — شیخ جھنڈو صاحب ۲۵۵۳ عہ
فیروز علی صاحب ۲۹۶ عہ — ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ عہ
محمد دین صاحب ۲۷۸۶ عہ — غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ

۳۱- اگست ۱۹۱۱ء

شیخ نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ے — شیخ عطاء محمد صاحب ۲۱۵۹ للعہ
حافظ محمد یوسف صاحب ۹۲۴ ے — جان محمد صاحب ۱۱۷۸ للعہ
امام الدین صاحب ۱۶۹۲ ے — محمود حسن صاحب ۱۳۴۵ للعہ
اللہ رکھا صاحب ۲۵۶۳ عہ — محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ عہ
فضل الرحمن صاحب ۱۵۷۴ عہ — نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ عہ
میرزا ظہور علی بیگ صاحب — احسان الحق صاحب ۲۷۸۵ عہ
۲۶۰۷ عہ — حافظ عبد المجید صاحب ۲۵۸۰ عہ
تاج الدین شاہ صاحب ۱۷۸۰ للعہ — عمر الدین صاحب ۲۷۶۳ عہ
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ — غلام جبار صاحب } عہ
غلام قادر صاحب ۲۰۶۸ للعہ — ۲۵۵۷ }

یکم ستمبر ۱۹۱۱ء

چوہدری نتھی خانصاحب ۹۹۱ ے — مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ عہ
میاں حبیب احمد صاحب ۱۰۶۶ ے — مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۴۹ عہ
منشی عطا محمد صاحب ۲۷۴۵ عہ — شیر زمان صاحب ۲۵۰۷ عہ
منشی عبد العزیز صاحب ۲۵۷ عہ — غلام رسول صاحب ۸۰۱ عہ
خانزادہ عبد اللہ خانصاحب } عہ — عنایت علی صاحب ۲۲۱۱ للعہ
۲۵۷۰ } — عبد الحق صاحب ۲۱۳۰ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸۲ عہ — کرم داد صاحب ۲۱۵۶ للعہ
چوہدری فضل قادر صاحب ۲۷۵۰ عہ — سربلند صاحب ۸۱۷ للعہ

۲- ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم صدر الدین صاحب ۳۴۸ للعہ — محمد حسین صاحب ۱۳۱۴ عہ
عبد العزیز صاحب ۱۹۳۹ للعہ — محمد جان صاحب ۲۵۶۱ عہ

میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ عہ — بابو عمر بخش صاحب ۲۵۵۲ عہ
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۶ عہ — مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ ے

۴- ستمبر ۱۹۱۱ء

جی کے قصبہ سیالکوٹ سے — شاہ سرن صاحب ۲۳۹۵ عہ
منشی عبد الرحیم صاحب ۲۶۶۶ عہ — ملاں موٹی صاحب ۲۷۶۲ عہ
بابو محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ للعہ — میاں محمد بخش صاحب ۱۷ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ — میر مراد علی صاحب ۱۰۵۵ للعہ
بابو وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ — مرزا عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ ے
شیخ محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ للعہ — منشی ظفر حسین صاحب ۱۵۳۵ للعہ
بابو غلام محمد صاحب ۲۳۷۴ للعہ — بابو عطا محمد صاحب ۱۶۴۵ للعہ
بابو محمد نظام الدین صاحب ۱۸۹۱ عہ — منشی اعجاز حسین صاحب ۲۴۷ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۷۷ عہ — غلام سرور صاحب ۲۴۸۵ ے
محمد حسین طالبعلم ۲۶۰۴ عہ — احمد رضا صاحب ۲۵۴۶ عہ
نواب علی صاحب ۲۵۶۵ عہ — بابو عبد الغفور صاحب ۲۳۲۲ للعہ
سلطان علی خانصاحب ۲۳۷۷ عہ — علم الدین صاحب ۲۸۱۴ للعہ
محمد حافظ صاحب ۲۷۷۸ عہ — بابو امام الدین صاحب ۹۶۹ للعہ
اللہ دتا صاحب ۲۷۷۷ عہ — شیخ نظام الدین صاحب ۲۵۸۴ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۷۳۵ عہ — عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ

۵- ستمبر ۱۹۱۱ء

سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۲ عہ — علی احمد صاحب ۲۷۷۶ عہ
منشی عنایت علی صاحب ۲۳۱۴ للعہ — سید محمد علی شاہ صاحب ۲۵۲۶ عہ
محمد بخش صاحب ۲۷۹۱ عہ — نور محمد صاحب ۲۷۲۵ عہ
مولوی عبد الرحمن صاحب ۱۴۸۷ عہ

۶- ستمبر ۱۹۱۱ء

حکیم محمد حسین صاحب ۱۰۷۳ للعہ — شیخ علی بخش صاحب ۱۱۹ ے
منشی عبد الحق صاحب ۲۷۱۳ عہ — اصغر علی صاحب ۹ للعہ
نصیر خانصاحب ۱۴۴۱ للعہ — جیون بخش صاحب ۲۴۳۱ ے
مستری اروڑا صاحب ۲۵۸۷ عہ — محمد سلطان صاحب ۱۹۴۲ للعہ
میر حامد شاہ صاحب ۱۲۳۲ للعہ — محمد بخش صاحب ۲۸۲۰ للعہ

۷- ستمبر ۱۹۱۱ء

میاں ولی محمد صاحب ۷۶۹ عہ — فضل کریم صاحب ۲۴۵۷ ے
نظام الدین صاحب ۲۱۰۲ للعہ — عمر الدین صاحب ۱۶۵۷ للعہ

۸- ستمبر ۱۹۱۱ء

محمد اسمٰعیل صاحب عہ — سردار خان صاحب ۲۴۷۸ عہ
قائم علی صاحب ۲۰۷۸ عہ — مولوی عبد اللہ صاحب ۲۴۳۶ عہ
شیخ جان محمد صاحب ۲۴۰۷ عہ — غلام حسین صاحب ۲۷۹۷ عہ
غلام محمد صاحب ۲۷۶۹ عہ — سلطان احمد صاحب ۱۴۳ للعہ

نظم اکمل

احباب کو اطلاع ہے کہ اکمل صاحب اپنے قدیمی وطن گولیکی میں ہیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک نظم بھیجی ہے۔ جسکی سرخی انہوں نے رکھی ہے " ہوا سے باتیں " اور درس قرآن کے سننے والوں سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اکمل صاحب کو اور روحانی ترقی عطا کرے تاکہ وہ " خدا سے باتیں کرنے لگیں " بہرحال نظم ہدیہ ناظرین ہے

(ایڈیٹر)

ہوا سے باتیں

گولیکی سے اکمل کا پیام + درس سننے والوں کے نام

اس میں شک نہیں کہ ہوا سے باتیں دیوانوں کا کام ہے۔ مگر جب سے اپنے محبوب کا یہ شعر پڑھا ہے ؎ اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار + میں تو دیوانگی ہی کو فرزانگی سمجھتا ہوں ؎ کیا ہے گوہر عقل و ذکا نذر شہ خوباں۔ میری فرزانگی ہے یہ کہ دیوانوں میں رہتا ہے۔ خیر میں دیوانہ ہی سہی۔ مگر مثل مشہور ہے۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ اپنا کام نکال ہی لیتا ہوں۔ اور جو کچھ کہنا ہو کہہ جاتا ہوں +

پیام میرا انہیں دے جو درس سنتے ہیں
ریاض نور گلہائے نصیحت چنتے ہیں

بوقت عصر ہیں بزم امام میں شامل
گروہ پاک صحابہ کرامؓ میں شامل

عرب کے خوست کے کابل کے الہ آباد کے لوگ
دکن کے سندھ کے کشمیر کے بہار کے لوگ

ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دیار کے لوگ
ہر ایک ذات ہر اک وضع ہر قطار کے لوگ

سیالکوٹ کے گجرات و شاہپور کے ہیں
بتاؤں نام میں کس کس کا تیلے نور کے ہیں

ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی
متاع حسن کی کردی جنہوں نے ارزانی

ہزاروں عاشق صادق ہزاروں شیدائی
قتیل خنجر ناز و اداء مرزائی

ہزاروں کشتۂ تیغ اداء دلبر ہیں
نثار کوچۂ جاناں فداء دلبر ہیں

نگاہ یار کے زخمی نثار مولے ہیں
طرابلس کے شہید اُن کے سامنے کیا ہیں

یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
زباں ستائش باری میں کھولنے والے

کوئی ہے ایم اے تو کوئی ہے مولوی فاضل
غرض کسی نہ کسی بات میں ہر اک کامل

حکیم و منشی و حاجی و مفتی و قاضی
خدا تو ان سے ہے راضی خدا سے وہ راضی

عدو کے واسطے میکسم کی توپ ہیں گویا
وہ اپنی قوم کی امید و ہوپ ہیں گویا

نہیں ہے اور کو اٹلی کے ٹوپ کی کچھ قدر
اسی طرح سے نہیں ان کو یوپ کی کچھ قدر

ہزاروں حاکم اعلےٰ بنے ہوئے محکوم
جو پہلے شان تھی ان کی کسی کو کیا معلوم

ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے
سراپا ناز تھے آکر ہمہ نیاز ہوئے

کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
کہ بلدۂ طیبہ۔ ربّ غفور ہے ہر وقت

امیر ایسا کہ یتلوا علیھم آیاتہ
مرید ایسے کہ مشہور فی الطاعاتہ

ترانے بلبل باغ حجاز کے سن لو
فسانے غور سے راز و نیاز کے سن لو

ہزار نغمے سنائیں گے گو طیور یہاں
مگر یہ درد یہ رقت کہاں یہ سوز کہاں

پلا رہا ہے جو ساقی اسے چڑھا جاؤ
پیاس ہو کہ نہ ہو خم کے خم اُڑا جاؤ

یہ مومنوں کی شراب طہور ہے واللہ
نشے میں اس کے ابد کا سرور ہے واللہ

یہ وقت پھر نہ ملے گا ضرور قدر کرو
ہلال الفت قرآن کو دل میں بدر کرو

تمہارے سینے منور ہوں نور سے اسکے
اندھیرے میں جو ہو شیطان کوئی وہ کھسکے

تمام گلشن احمدؐ کی آبیاری کرو
جہاں میں چشمۂ کوثر کی نہریں جاری کرو

دلوں پہ سکہ تمہارا چلے جہاں جاؤ
نمونہ نیک بنو۔ دشمنوں کو شرماؤ

جو کچھ زبان سے بولو وہی عمل ہووے
تمہاری زندگی عالم میں بے خلل ہووے

غلام احمدؐ مختار۔ بن کے پھیلو تم
فرنگیوں سے بھی سن لو ندائے "ھیلو" تم

دکھاؤ اُٹھ کے زمانے کو تم کمال اپنا
ہر اک دکان میں پہنچا کے چھوڑ دو مال اپنا

مگر خیال تمہارا ذرا اِدھر بھی ہے ؟
بلاکشان محبت کی کچھ خبر بھی ہے ؟

تڑپ رہا ہے کسی کے فراق میں کوئی
ہے بے قرار کسی اشتیاق میں کوئی

کسی کی یاد میں بے تاب ہوتا جاتا ہے
تڑپ تڑپ کے وہ سیماب ہوتا جاتا ہے

ہوئی ہے آشتی چشم و گوش کیوں ایسی
نہ دیکھنا ہو نہ سننا تو زندگی کیسی

غرض یہ بھول نہ جانا ضرور یاد رہے
"ہمیں جو یاد رکھے یا الٰہی شاد رہے"

کہ تم سوار ہو۔ پامردی تو نے بھی ہے
تمہارے ساتھ میں اکمل برہنہ پا بھی ہے

چبھے ہیں پاؤں میں کانٹے وہ چل نہیں سکتا
مہیب دیو سے آگے نکل نہیں سکتا

کہیں نہ پیچھے سر رہگذار رہ جائے
کسی شکاری کا ہو کر شکار رہ جائے

غریب بھائی ہے للہ کچھ مدد کرنا
کہ سارے پھولوں میں ہے پھول خوشنما کرنا

حضور باری میں اس کے لئے دعا کرنا
مراد اپنی وہ پائے یہ التجا کرنا

جو اس سے میل کرے داصل الٰہی ہو
اور انکشاف حقائق اسے کماہی ہو

+

ایک عورت کی بہادری

ہمعصر تفریح لکھتا ہے کہ جگدیش سوانہ (سلطان پور) کی ایک جوان عورت تنہا ایک گاؤں میں روانہ ہوئی اور اس کا گزر گاؤں کے اندر سے ہوا۔ یہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں۔ اور اکثر واردات کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا ہی بغیر کپڑے حوالہ کئے سلامت نکل جانا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک موذی ڈاکو نے آ گھیرا جسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا اُتار دے ورنہ دیکھ لے یہ تلوار۔ عورت ہر چند دلیر تھی۔ مگر چمکتی ہوئی تلوار نے اس کے ہوش باختہ کر دئے۔ اپنے سب زیور اُتار رکھ دیئے۔ پھر ڈاکو نے اُسکے کانوں کو دیکھا کہ انمیں بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ یہ بھی اُتار دے ورنہ کان کاٹ لونگا۔ بیچاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اُتار دیں۔ مگر اُسپر بھی ڈاکو کی ہوس نہ بجھی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اتار دے۔ ایمیں عورت نے اپنی بیعزتی سمجھی اور جان دینے پر طیار ہو گئی عورت نہایت عقلمند تھی کہ ایسے نازک وقت میں اس کو داؤ سوجھ گیا۔ عورت نے ہاتھ جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر یہ التجا کی کہ تو صرف اپنا کُرتہ مجھے اتار دے۔ تاکہ اسے پہن کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اُسکی التجا پر رحم آ گیا۔ اُس نے تلوار ہاتھ سے رکھی اور کُرتہ اُتارنے لگا۔ جیسے ہی کُرتہ اُسکے گلے میں پہنچا۔ اور مُنہ کُرتہ کے اندر ہوا۔ عورت نے تلوار اُٹھا کر اُسکی گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اُسکا سر تن سے جدا ہو گیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو بغل میں دبو چکر پولیس کی چوکی میں پہنچی اور وہ تحفہ تھانیدار کی نذر کیا اور تمام ماجرا سنایا۔ تھانہ ملہ۔

مراسلات

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آجکل چکڑالوی نسل کے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کلمہ طیبہ چونکہ ایک ہی جگہ ان الفاظ کے مجموعہ میں قرآن شریف میں نہیں ہے۔ اسواسطے اس کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ یہ انوکھی منطق ہے جو اپنا رو خود ہی ہے۔ ہمارے ہاں دفتر میں سوال تحریری آیا تھا۔ اور اس کا جواب ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے نہایت مدلل لکھا ہے جو درج ذیل ہے +

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ- کوئی محبوب- مطلوب- مقصود- معبود- خود اپنی ذات میں کمال رکھنے والا نہیں- سوائے اللہ کے- محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کا بھیجا ہوا ہے- یہ ہے اسلام کے مذہب کا خلاصہ- نچوڑ- عطر- لب لباب- بدقسمتی سے جہان دُنیا میں جہالت- تعصب- کبر و نخوت- ریا- غرض ہر طرح کی ظلمتیں پھیلی ہیں- وہاں ایک ظلمت یہ بھی پھیلی ہے کو حق نظر نہیں آتا- اور نظر آتا بھی ہے تو بڑی شکل میں ہے

چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش درنظر

چنانچہ ایسے کورباطن لوگ مذکورہ بالا کلمہ طیبہ پر بھی جو توحید کی جان ہے اعتراض کیا کرتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لگانا شرک ہے- اس کا جواب مسلمانوں کی طرف سے بارہا دیا جا چکا ہے- مگر آج مجھے ایک مولویصاحب کا رقعہ ملا ہے- جو ایک نہایت لچر عربی میں لکھا ہوا ہے- اس کے پڑھنے سے مجھے ثابت ہوا کہ ان تمام کورباطنوں کے سردار مولویصاحب موصوف ہی ہیں- تحریر فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ- لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ پڑھنا کفر و شرک ہے- ان کے دلائل حسب ذیل ہیں +

(۱) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں اللہ بدل اور "محمد رسول اللہ" یہ سارا فقرہ بدل کل ہے تو معنے یہ ہوئے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے- وہ اللہ کون ہے "محمد رسول اللہ" ہے اور یہ شرک اور کفر ہے +

(۲) لا تلبسوا الحق بالباطل- اب الباطل کیا ہے اُس کی تفسیر فرماتے ہیں- قرآن میں آیا ہے ذلک بان اللہ ھو الحق وان ما یدعون من دونہ ھو الباطل ترجمہ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے- اور جن چیزوں کو خدا کے سوائے یہ لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہیں- اب باطل کی من گھڑت تفسیر فرماتے ہیں کہ الا کل شی ما خلق اللہ باطل- یعنے جو کچھ بھی اللہ نے پیدا کیا ہے باطل ہے پھر باطل کے معنے فرماتے ہیں- کہ کاذب (جھوٹا) فانی- الذی لا یقوم بذاتہ (جو اپنی ذات میں قایم نہ ہو) طاغوت (بت- شیطان) وکل شی ماسوی اللہ (ہر چیز جو اللہ کے سوا ہے) اور حق کے معنے اس کی ضد پر ہیں +

(۳) قل اروني الذين الحقتم به شركاء كلا بل هو الله العزيز الحكيم- ترجمہ- کہدے مجھے دکھاؤ انکو جنہیں تم شریک بناکر خدا کے ساتھ ملاتے ہو- بس ہیں وہی اللہ غالب اور حکمت والا ہے +

یہ ہیں مولویصاحب کے دلائل- انا للہ وانا الیہ راجعون- آہ! اب بھی قوم سمجھے کہ مسیح و مہدی کی کیسی ضرورت تھی- یہ ہیں ہادیان دین- پھر سُنیئے نہایت رنج اور افسوس سے سُنا کہ وہ ڈنکے کی چوٹ گرجتا رہا- اور دوسرے مولویصاحبان سے جواب نہ بن پڑا- ؎

آسمان را رسد گر خوں بہ بارد بر زمیں
بر پریشاں حالیئے اسلام و قحط المسلمین

یہ دلائل خود اپنی ذات میں ہی ایسے لچر اور پوچ ہیں کہ قابل توجہ نہیں- مگر عوام الناس کے لئے کچھ عرض کرتا ہوں- وباللہ التوفیق +

(۱) لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ دو جملے الگ الگ ہیں- یہ الگ الگ دو صداقتوں کا بیان ہے- محمد رسول اللہ اس جگہ جملہ اسمیہ ہے- اور ایک صداقت بیان کرتا ہے- اسے ایک دوسرے جملہ میں سے ایک مفرد لفظ کا بدل بنانا صریح جہالت ہے- درانحالیکہ دوسرا جملہ بالکل الگ اور ایک اور ہی مقصد اپنے اندر رکھتا ہو- پھر بدل الکل اور مبدل منہ کا موضوع لہٗ ایک ہی ہونا چاہیئے- کیا عربی میں اللہ اور محمد کا موضوع لہٗ ایک ہی ہے اگر نہیں تو یہ بدل مبدل منہ بھی نہیں ہوسکتے- مولویصاحب کی یہ ترکیب نحوی یا تو جہالت کا نتیجہ ہے اور یا بے ایمانی اور شرارت کا- پھر اگر "محمد رسول اللہ" بدل قرار دیں تو سارا کلمہ طیبہ ہی بے معنے ہو جائیگا- محمد رسول کے معنے ہیں محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے- پھر جب وہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے تو خود کیسے اللہ ہوگا- یہ تو جمع نقیضین ہوگیا- یہ کیسا ظلم ہے کہ صاف تحریف معنوی کیجاتی ہے- الگ الگ دو جملوں کو زبردستی ایک بناکر اس کی ایک سرتا پا غلط ترکیب بناکر جو چاہا معنے منسوب کر دیئے- کوئی خدا کا خوف نہیں کیوں ہو- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ اس اُمت کے لوگ وہی کام کرینگے جو یہود نے کئے تھے- انہوں نے بھی کلام الٰہی میں تحریف کی تھی یہ بھی کر رہے ہیں +

(۲) بیشک حق کو باطل کے ساتھ ملا دینا بڑا گناہ اور سخت ظلم ہے- یہاں اس مولوی کا ظلم دیکھو کہ "محمد اللہ کا رسول ہے" اس کو باطل ٹھیراتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ باطل ہے اس کو حق کے ساتھ نہ ملاؤ- اور پھر مسلمان کا مسلمان- کیا جو شخص نعوذ باللہ حضرت محمد صلعم کی رسالت کو باطل ٹھیرائے وہ مسلمان کہلا سکتا ہے- اور پھر مولوی محمد رسول اللہ کے (معاذ اللہ) باطل ہونے کی دلیل یہ دیتا ہے کہ ذلک بان اللہ ھو الحق وان ما یدعون من دونہ ھو الباطل- یہ اس لئے کہ بیشک اللہ ہی حق ہے اور جن چیزوں کو خدا کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں وہ باطل ہے- اول تو یہ کفار کے معبود باطلہ کے متعلق ہے- اور ما کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ غیر ذوی العقول چیزوں کا ذکر ہے- پھر یدعون من دونہ نے معاملہ صاف کر دیا ہے کہ جن کو خدا کے سوا پکارتے ہیں- یعنے پرستش کرتے ہیں اور دُعائیں مانگتے ہیں- اب محمد اللہ کا رسول ہے کہنے سے آپ کی عبادت نہیں ہو گئی- اس جملہ میں آپ کو پکارا نہیں گیا- آپ سے دُعا نہیں کی گئی- پھر آپ غیر ذوی العقول نہ تھے- پھر وہ فاضل مولوی کہتا ہے کہ کل شی ما خلق اللہ باطل- ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی ہے باطل ہے- العجب ثم العجب خدا تو مومنوں کو قرآن مجید میں یُوں دُعا کرنی سکھاوے کہ ربنا ما خلقت ھذا باطلا- اے ہمارے رب تُونے یہ سب زمین و آسمان کل کائنات باطل نہیں پیدا کی- مگر مولویصاحب نے ایک اپنی آیت گھڑی ہے کہ سب باطل ہے- خدا تو فرماوے کہ الم تر ان اللہ خلق السمٰوات

والارض بالحق۔ ترجمہ۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ بیشک اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ مگر مولویصاحب باطل کہے چلے جاتے ہیں کیا ظلم ہے۔ پھر مولانا فرماتے ہیں کہ باطل کے معنے ہیں۔ کاذب۔ طاغوت فانی۔ اللہ کے سوا ہر ایک چیز۔ جو اپنی ذات میں قایم نہ ہو اب کاذب کے سوا دوسرے معنے مولویصاحب کی جہالت پر دلالت کر رہے ہیں۔ اگر ہم تسلیم کر لیں تو خود مولویصاحب بھی باطل ٹھیر جاتے ہیں اور ان کی بکواس بھی سب باطل۔ اور یہ حق ہے ع

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مگر سچ یہی ہے کہ مولویصاحب کے ان معنوں کو خود خدا کی کتاب نے غلط ٹھیرا دیا ہے کیونکہ ماسوی اللہ فانی چیزوں۔ اور اُن چیزوں کو جو اپنی ذات میں قائم نہیں خود خدا نے حق کہا اور فرمایا کہ باطل نہیں جیسا کہ اوپر کی آیات میں گزرا۔ اب معنے رہ گئے کاذب کے اور طاغوت کے۔ تو کیا یہ مردود مولوی معاذ اللہ باطل کہکر محمد رسول اللہ صلعم کو کاذب وغیرہ بناتا ہے۔ سُن او ظالم۔ خدا اُس آفتاب رسالت کے لئے فرماتا ہے انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً۔ بیشک ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ پھر فرماتا ہے قل جاء الحق و زھق الباطل کہدے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ خدا تو محمد رسول اللہ کو حق کہتا ہے اور تو باطل (معاذ اللہ) بکواس کرتا ہے پس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں دو سچائیاں ہیں دو حقیقتیں ہیں دو حق ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔ نہ کہ حق کو باطل کے ساتھ ملایا گیا ہے +

(۳) قل ارونی الذین الحقتم بہ شرکاء الخ سے یہ مطلب تو نہیں۔ کہ کسی تحریر یا تقریر میں اللہ کے نام کے ساتھ کوئی اور نام نہ لکھا جاوے نہ بولا جاوے خواہ وہ کسی رنگ اور مضمون میں مستعمل ہو۔ اس طرح تو پھر خود قرآن شریف پر الزام آتا ہے کیونکہ محمد رسول اللہ میں اللہ کے ساتھ محمد رسول کا لفظ رکھ دیا۔ پھر عبد اللہ میں عبد کو اللہ کے ساتھ ملا دیا۔ پھر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین میں لا الہ الا انت سبحانک کے ساتھ ایک ظالم کو ملا دیا۔ اصل بات یوں ہے کہ اس آیت شریف میں تو لکھا ہے کہ مجھے دکھاؤ اُن کو جنکو تم خدا کے ساتھ شریک ٹھیرا کے ملاتے ہو یعنے جنہیں تم خدا کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو۔ کس قدر صاف ہے۔ شرک کہتے ہیں خدا کی ذات۔ صفات۔ افعال میں کسی کو شریک ٹھیرانا۔ اب بتلاؤ کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد اللہ کا رسول کہنے سے کونسا شرک لازم آتا ہے۔ کیا خدا کی ذات۔ صفات یا افعال میں شریک ٹھیرایا۔ ہرگز نہیں تو پھر یہ بکواس کیا معنے رکھتی ہے +

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ کو لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ملانے میں کیا بِتر تھا۔ سو جواباً گذارش ہے کہ بہت سے اسرار اور معارف اس میں مذکور ہیں جن میں کچھ عرض کرتا ہوں +

(۱) دُنیا میں قریباً ہر ایک قوم نے کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد اپنے پیشواؤں کو خدا اور معبود مان لیا ہے۔ اور خدائے واحد کی پرستش کو چھوڑ کر خود اُن کی پرستش شروع کر دی ہے چنانچہ عیسائی حضرت مسیحؑ کی اور ہندو کرشن مہاراج اور راجہ رام چندر جی کی اور بدھ لوگ ساکی منی گوتم کی پرستش کرتے ہیں۔ اس لئے چونکہ دین اسلام آخری اور کامل دین تھا۔ اور تمام دُنیا کے لئے اور قیامت تک کے لئے تھا۔ اور اس کے بعد اور کوئی دین نہیں آنا تھا اس لئے اس کی حفاظت ضروری تھی۔ توحید ہی اصل دین ہوتا ہے اور اسی کے سکھانے کے لئے رسول آتے ہیں۔ اب حفاظت توحید کے لئے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ لگایا۔ کہ ہمیشہ یاد رہے کہ ہمارا پیشوا رسول ہے۔ خود خدا نہیں یا خدا کا اوتار نہیں۔ یا خدا کا بیٹا نہیں اور یہی کمال حفاظت تھی۔ کیونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان تمام باقی مخلوقات سے افضل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے ھو فضلکم علی العالمین۔ اُس نے تمہیں تمام عالموں پر فضیلت دی۔ اس میں فرشتوں پر بھی فضیلت آگئی۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم بیشک ہم نے انسان کو سب سے عمدہ پیمانہ پر پیدا کیا۔ اب دیکھو یہ تمام مخلوقات سے افضل ہوا۔ پھر انسانوں میں رسولوں کا گروہ سب سے افضل ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ان اللہ اصطفٰے آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علے العالمین۔ بیشک اللہ نے برگزیدہ کیا آدم۔ نوح۔ ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو تمام عالموں پر۔ پھر رسولوں میں بھی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض یعنے ان رسولوں میں فضیلت دی ہم نے بعض کو بعض پر۔ اب ان رسولوں میں پھر محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین فرما کر بتلایا کہ محمد رسول اللہ ہی ہے جو سب میں افضل ہے کیونکہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اب اس سے ثابت ہوا کہ تمام مخلوقات میں افضل اور اعلیٰ اور اکمل کوئی وجود ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ اس لئے اگر کوئی خدا ہو سکتا تھا تو وہ محمد رسول اللہ صلعم ہی تھے۔ اور آپ کی پاک اور بے لوث زندگی۔ اعلیٰ اور اکمل تعلیم۔ آپ کا خلق عظیم۔ آپ کے ہاتھ پر بے شمار خوارق اور معجزات کا ظہور۔ اور سب سے بڑھ کر آپ کی بے نظیر کامیابی۔ یہ سب بھی اس بات کے مؤید تھے کہ آپ کو خدا مان لیا جائے۔ مگر بتلایا کہ نہیں ھل کنت الا بشراً رسولا۔ یعنے میں کیا ہوں صرف بشر اور رسول۔ چنانچہ اسی لئے محمد رسول اللہ کو لا الہ الا اللہ کے ساتھ شامل کیا کہ مخلوقات میں بوجہ سب سے افضل اعلیٰ اور اکمل ہونے کے حضرت محمد مصطفٰے صلعم ہی تھے۔ جن پر گمان گزر سکتا تھا کہ خدا کے اوتار ہیں یا خدائی اختیارات رکھتے ہیں لہذا بتلا دیا کہ وہ بھی رسول ہی ہیں۔ خدا نہیں۔ پھر مخلوق میں جو سب سے افضل اور اعلیٰ اور اکمل تھا وہ بھی خدا نہ ہوا تو باقی مخلوقات میں سے کوئی اور تو بدرجۂ اولیٰ خدا نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ کا لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ لگانا حفاظت توحید کے لئے نہایت ہی ضروری تھا اور عین توحید تھا۔ بلکہ کمال توحید تھا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے اب تک محمد رسول اللہ کی پرستش نہیں کی۔ مَیں نے تعجب سے دیکھا ہے کہ ادنیٰ ادنٰے پیروں فقیروں کی نیازیں دیجاتی ہیں اور اُن کی قبروں پر چڑھاوے چڑھتے ہیں۔ بعض پیروں میں سے فرضی بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ سب مشرک لوگ کیا کرتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلعم کی نیاز کبھی کسی نے نہیں دی اور نہ آپ کی قبر پر کبھی چڑھاوے چڑھے۔ کیسا بڑا نشان ہے۔ اور کیسا بڑا توحید کا پودا لگایا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء۔ اس کی جڑ بڑی مضبوط اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ اللّٰھم صل علٰے محمدٍ و علٰے آل محمدٍ و بارک وسلم +

(۲) پھر لا الہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ یہ ایک دعوےٰ ہے۔ اگر کسی کے آگے پیش کیا جاوے تو پھر دلیل کی ضرورت ہے کہ کیا دلیل ہے کہ اللہ ہے اور کوئی معبود نہیں سوائے اسکے۔ چنانچہ لا الہ الا اللہ

دلیل دی محمدؐ رسول اللہ- اور یہ سچ ہے- آنحضرت صلعم کی زندگی اور رسالت پر غور کرنے سے اِنسان اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ واقعی خدا ہے اور وہ ایک ہے- جب آپ نے دعوٰے رسالت کیا ہے اسوقت بالکل بے کس اور بے بس تھے نہ روپیہ نہ خزانہ- نہ جتھا- نہ فوج نہ سلطنت- غرض کوئی دنیوی اسباب مہیا نہ تھے جو آپ کی کامیابی کے لئے ممد ہوں پھر یہیں تک نہیں- بلکہ ایسے اسباب جمع ہوئے جو ایک انسان کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو نیست ونابود کر دینے کے لئے کافی سے بہت بڑھ کر تھے- آپ کے توحید کے وعظ کے ساتھ ہی آپ کی تمام قوم بگڑ گئی اور آپ کی دشمنِ جان بنگئی- پھر ملکِ عرب کا کثیر حصہ بت پرست تھا- وہ سب بھی مخالف ہوگئے- باقی یہود ونصارے- صابی- دہریہ وغیرہ لوگ تھے- چونکہ اُن کی بھی غلطیاں اُن کو کھولکر بتائیں وہ بھی دشمنِ جان ہوگئے- اپنی قوم مخالف- پھر سارا مُلک مخالف پھر ارد گردِ کی تمام سلطنتیں جن میں ایران اور روما بھی تھے وہ سب آپ کی دشمن- کیونکہ اُن کو بھی تبلیغ کی تھی اور اُن کا عرب کی قوموں سے تعلق بھی تھا- اب ایک انسان کی کیا ہستی ہے کہ اس حالت میں وہ کامیابی تو دُور رہی- زندہ بھی رہ سکے- اور پھر تری مخالفتیں ہی نہیں- بلکہ نیست ونابود کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا گیا- آپ کو خفیہ قتل کرڈالنے سازش سے قتل کرڈالنے- دھوکہ سے قتل کرڈالنے- بلوہ کر کے قتل کرڈالنے- جنگ کر کے قتل کرڈالنے- غرضکہ دُنیا میں جتنے طریق قتل کرڈالنے کے ہوسکتے تھے سب ہی طریقوں سے تو کوشش کی- پھر آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں- آپ کی جماعت کو دیں- غلط فہمیاں پھیلائیں لوگوں کو ملنے سے روکا- مدینہ کو ہجرت کی تو چڑھ چڑھ کے لڑنے گئے سارے عرب کو چڑھا لائے- شہر والوں سے بھی سازش کرلی باہر سے یہ- اندر سے وہ- پیس ڈالنے کے لئے کافی تھے مگر دیکھو ان سب حالتوں میں بھی وہ پاک انسان تبلیغ کئے جاتا ہے- اور بڑی تحدّی اور زور سے فرماتا ہے کہ میری اطاعت کرو تا تم خدا کے عذاب سے بچ جاؤ- ورنہ تم ہلاک ہوجاؤگے ذلیل وخوار ہوجاؤگے- اور میں ضرور ضرور کامیاب ہونگا منظفر ومنصور ہونگا- تمہارا بچاؤ میری اطاعت میں ہے چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا- یہ کیسا بے نظیر نشان ہے- کیا ایسی پیشینگوئی کرنا اور اُس کا ایسی صفائی اور کامیابی کے ساتھ پورا ہونا انسانی کام ہوسکتا ہے- ایسا علم ایسی قدرت انسان کو ہوسکتی ہے- نہیں- بلکہ رُوح بول اُٹھتی ہے کہ یہ خدا کا کام ہے اور وہ خدا ایک ہے اور وہی ہے جو محمدؐ رسول اللہ کا خدا ہے- ہاں وہی خدا جس نے محمدؐ صلعم کو رسول بناکر بھیجا (اور صدہا نشان ظاہر ہوئے- تفصیل کی جائے تو ایک کتاب بنجائے) ابوسفیان نے بھی فتح مکّہ کے وقت مانا کہ بیشک ہمارے معبود باطل تھے- اور معبود حقیقی وہی سچا اور اکیلا خدا ہے جس نے محمدؐ صلعم کو رسول بناکر بھیجا- کیونکہ ہم نے اپنے معبودوں کی بڑی حمایت کی مگر وہ ہماری کچھ مدد نہ کریں گے- مگر محمدؐ رسول اللہ صلعم کے خدا نے ایسی عظیم الشان نصرت فرمائی- کہ ظاہر اور یقین ہوگیا کہ وہی سچا اور اکیلا قادر خدا ہے جو پرستش کے لائق ہے- غرض محمدؐ رسول اللہ- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر دلیل ہے- اس لئے دعوٰے بمہ ثبوت ودلیل رکھا گیا- تا تبلیغ کامل ہو- اور تا اگر کسی کمزور دل مومن کا کسی وقت خدا کی ہستی پر ایمان متزلزل ہو تو وہ محمدؐ رسول اللہ کی خدا نما زندگی پر غور کر کے دل کو مطمئن کرے اور اس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر یقین کامل حاصل ہو- کیونکہ آپ کی زندگی خدا کی ہستی پر بیّن نشان ہے +

(۳) توحید یہی نہیں ہے کہ صرف زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ دیا- بلکہ جس طرح عقایدٔ میں توحید ضروری ہے اسی طرح اعمال میں بھی ضروری ہے ورنہ توحید کامل نہیں ہوتی اور یہ آسان کام نہیں اور ٹھیک سمجھ میں نہیں آسکتا جبتک کوئی نمونہ نہ ہو- چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا- لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃٌ حسنۃ- بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ ہے- چنانچہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے ساتھ محمدؐ رسول اللہ لگایا- کہ اپنے قول وفعل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر اس طرح کاربند ہو- جس طرح محمدؐ رسول اللہ صلعم کاربند ہوئے- یعنے اُن کا نمونہ پیش نظر رکھو- قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم کہدے اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری اتباع کرو- اللہ کے تم محبوب بنجاؤگے اور وہ تمہارے گناہوں کو مغفرت فرماوے گا- پس آنحضرت صلعم کا نمونہ ہر وقت پیش نظر رہنا چاہیئے- آپ کے نمونہ کو کھولکر بیان کرنا یہاں میرا کام نہیں کیونکہ یہ اتنا بڑا مضمون ہے کہ ایک ضخیم کتاب میں سما سکتا ہے- کیونکہ آپ کا تو ہر ایک قول اور فعل توحید سے لبریز تھا- آپ کی عبادات میں- معاملات میں- خلوت میں- جلوت میں- باہر اندر- سونے- جاگنے- چلنے- پھرنے- کھانے پینے- بی بیوں کے ساتھ سلوک کرنے میں- لوگوں کے ساتھ تعلقات میں توحید ہی توحید تھی اور ہر ایک فعل اللہ کے لئے تھا- چنانچہ خدا خود گواہی دیتا ہے- قل انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العلمین- کہدے بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے- قاعدہ ہے کہ ادنیٰ چیز اعلےٰ پر قربان کی جاتی ہے- سپاہی افسر کے لئے قربان ہوتا ہے تو افسر بادشاہ کے لئے- مال جان پر قربان کیا جاتا ہے تو جان عزّت پر اسی طرح ہر ادنےٰ چیز کو اعلےٰ چیز کے لئے اِنسان قربان کرتا ہے- مال ایک محبوب چیز ہے مگر جان جو زیادہ محبوب ہے اُس پر مال قربان کردیا جاتا ہے پھر جان سے بڑھ کر پیارا کوئی اگر محبوب ہے تو اُس پر سے جان قربان کردی جاتی ہے- اللہ تعالےٰ چونکہ محبوب حقیقی ہے- اور اس سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں والذین اٰمنوا اشدّ حبًّا للہ- ایمان والوں کو سب سے زیادہ محبّت اللہ سے ہی ہوتی ہے- پھر اللہ کے ساتھ ربّ العالمین صفت رکھ کر بتلایا کہ تمام عالموں سے جو بھی اس کائنات میں ہوسکتے ہیں- اللہ تعالےٰ اعلےٰ اور بہت بڑھ کر ہے- کیونکہ وہ ان کا ربّ ہے اُسی نے اُن کو پیدا کیا- پرورش کیا- اور کر رہا ہے اور اُسی کی ذات سے وہ قایم ہیں (یاد رہے- عالم میں انسان کا نفس بھی ہے کیونکہ وہ بھی عالمِ صغیر ہے- بلکہ بعضوں کے نزدیک تو عالم کبیر ہے) پھر جب اللہ تعالےٰ سب سے اعلیٰ ہوا تو توحید کا انتہائی مقام یہ ہوا کہ ان سب کو اللہ تعالےٰ کے لئے قربان کردیا جائے- چنانچہ آنحضرت صلعم اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق فرماتے ہیں کہ نہ صرف میری عبادتیں ہی اللہ کے لئے ہیں بلکہ میں تو ہر چیز کو اُس پر قربان کر چکا ہوں- نتیجہ یہ کہ میں اب جیتا بھی ہوں تو اپنے لئے نہیں اسی کے لئے جیتا ہوں- کیونکہ صرف اُس کے جلال کو ظاہر کرنا اور اُس کی توحید کو پھیلانا میرا مقصد زندگی ہے- ورنہ میں تو اپنی زندگی کو بھی اُس پر قربان کرچکا ہوں- یہ جو جی رہا ہوں اسی کے لئے جی رہا ہوں کہ وہ چاہتا ہے کہ مَیں جیوں- اور اُس کا جلال ظاہر کروں اور اُس کی طرف لوگوں کو بُلاؤں- چنانچہ جب یہ مقصد پورا ہوگیا- اور اکملت لکم دینکم کی آواز آئی تو ابوبکر کا قلب صافی تاڑ گیا کہ جس کا جینا اللہ کے لئے تھا وہ اب رخصت ہوتا ہے- پھر فرمایا مرنا بھی اللہ ہی کے لئے ہے- یعنے میں ہر وقت اُس کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہوں- اور اُس کے لئے ہر قسم کی موت اختیار کرچکا ہوں- میں مرونگا بھی تو اسی کی رضا کے لئے مَیں مرنے میں بھی مامور ہونگا- غرض کہانتک لکھا جاوے

یہ ایک خاکہ ہے اس توحید کا جو محمدؐ رسول اللہ صلعم نے اپنے نمونہ سے دنیا کو دکھلائی اور جس کو میرا ناقص قلم کچھ بھی بیان نہیں کر سکا۔ اب کتنا بڑا ظلم ہے یہ کہنا کہ محمدؐ رسول اللہ۔ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کے ساتھ کتنا شرک ہے۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ +

(۴) پھر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ پر عمل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کو دیکھو کہ آپ کیسے کامیاب ہوئے اور کس طرح خدا نے نصرتیں فرمائیں۔ اور دینی دنیاوی۔ جسمانی و روحانی کیسی اعلیٰ ترقیاں کیں۔ اور یہ سب نتیجہ تھا لا الٰہ الا اللہ پر عمل کرنے کا۔ پھر جب تم کوئی معبود اور محبوب نہیں رکھتے سوائے اللہ کے۔ کیونکہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کے یہی معنے ہیں۔ تو فرمایا قل انکنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم کہدے اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو میری اتباع کرو۔ اللہ کے محبوب بنجاؤ گے اور وہ تمہارے گناہ مغفرت کردیگا۔ پس محمدؐ رسول اللہ صلعم کے نمونہ پر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ پر عمل کرنے سے کتنا بڑا انعام ملتا ہے کہ خدا کا محبوب بنجاتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کا اصل مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلےٰ آل محمد وبارك وسلم انك حمید مجید +

پس لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ کیسا پُرحکمت اور توحید سے بھرا ہوا فقرہ ہے۔ اور کیسے اندھے اور ظالم ہیں وہ متعصب اور شریر اور جاہل لوگ جو اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(عاجز بشارت احمدؐ عفی عنہ)

چھُوت چھات

شرف انسانیت کے اس تباہ کن خلاف فطرت رسم یا تنگ ظرفی اور کم مائیگی کی اس دیوی کی پرستش سے ملک کا سمجھدار حصہ اب خدا خدا کر کے متنفر ہو چلا ہے۔ اور صدیوں کی متواتر جدوجہد کے اس خوشگوار نتیجہ کے خیر مقدم کو ہر ایک بہی خواہِ ملک ہمہ تن شوق بن رہا ہے +

رسالہ زمانہ میں بھارت کے ایک مشہور سپوت کا ایک مضمون پڑھنے کا مجھے بھی اتفاق ہوا تھا۔ قابل مضمون نگار کے نصب العین تو یہی تھا کہ اس سودیشی لعنت کا جو آریا ورت کی عظمت کو خاک میں ملا چکی ہے۔ جسقدر بھی جلد ممکن ہو۔ خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ لیکن نامعلوم زمانہ کی دلبستگی اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ انکی سیف زبان کبھی ایکوالیٹی (Equality) کی گردن پر تھی کبھی فرٹیرنیٹی (Fraternity) (اخوت) کے گلو پر۔ اور تعجب ہے کہ جسکو وہ تقلیدی طور پر خود بعد از خرابی بسیار چھوڑنا اور چھڑانا چاہتے تھے۔ ساتھ کے ساتھ نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر وہ اسلام کو دبی زبان سے اور یورپ اور عیسائیت کو ڈانٹ ڈپٹ کر اُسی کی تلقین بھی کرتے جاتے تھے۔ ایسے موقعہ پر ان مُورتی کھنڈن کرنے والے سُور بیروں کی اخلاقی جرأت بلکہ رُوحانی تہوّر کا وہ منظر بے اختیار آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ جسکو انہوں نے دربار صاحب سے بتوں کے اخراج کی خالصہ تحریک پر بھی ظاہر کیا تھا۔ واقعی سماج کا دھارمک اور سوشل ارتقا کا نقطۂ خیال کس قدر بلند ہے +

ہمارے مہربان ہمسائے کسی طرح راہ پر آجائیں۔ ہم اُن میں سے بعض کی یہ حیرت انگیز منطق بھی سننے کیلئے فراخدلی سے تیار ہیں کہ اسلامی سلطنت کے مقابل یہ اُن کی ڈیفینسو گو وحشیانہ خودداری تھی۔ جسکی پریکٹس انہوں نے اپنے ویدک جوتش (علم نجوم) کے بل پر اپنے وجود میں آنے کے بیشتر یا کم از کم ساتھ ہی غیر تو غیر اپنے برنوں گوتوں اور نزدیک ترین رشتوں میں ہی پہلے سے ہی شروع کر دی تھی۔ جس وہم پر وہ ابتک جائز فخر کر سکتے ہیں۔ اگر قدامت پرستی ہر حال میں محمود ہو سکتی ہے تو ہم آریا تہذیب کے ان کھنڈرات کی حفاظت کرنے والوں کو ان مذبوحی حرکات میں ایک حد تک معذور سمجھیں گے جس کے جگر دوز بین زمانہ کے بُعد اور آج برٹش دُول کی معدلت گستری سے دُھندلے ہو رہے ہیں۔ اور جنکی کم و بیش اصلی رنگ و روغن کی جھلک منوجی مہاراج کے لازوال قانون میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کاش! یہ انکشاف اور ایجاد کا زمانہ جلد اس قابل ہوسکے کہ وہ ست جگ کے بھی کسی ایسے ہی مقنن اعظم کے مُنہ سے نقاب دُور کر کے دُنیا کو اس کے پورے خط و خال دکھلادے۔ تاہم ایسے خیالات کو اس مندر کا آخری چڑھاوا سمجھکر خوش ہو سکتے تھے۔ اگر لائق مضمون نگار اپنی اندرونی جذبات کو ظاہر نہ ہونے دیتا۔ افسوس وہ نیکی کو نیکی کے خیال سے قبول کرنے کے اعلےٰ خیال سے کوسوں دُور تھا۔ وہ اب ملک میں جدید اصلاحات وعطائے کنسٹیٹیوشن (Constitution) کی وجہ سے اپنی قوم کو اُس کے حریف کے مقابل نیومریکل ویلیو (فضیلت عددی) کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا جسے ہمارے عُرف میں حمیت الجاہلیت کہتے ہیں۔ افسوس وہ گدھ کی سی دُوربین نظر والا جیفۂ دُنیا سے آگے کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ میرا خیال ہے کہ اس رسم کے موجد بھی قوم پرست میٹریلیسٹ لوگ (حکمائے مادیون) ہیں۔ جنہوں نے لازوال آتما کی وحدت کو فنا پذیر جسم کے بندھن کے مقابلے ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ قوم کو ایک بندھن کی ضرورت ہے۔ کروڑوں دیوتاؤں کے پجاریوں کو دھرم کے ایک جنیئو سے باندھنا ناممکن تھا۔ پھر اس کچے دھاگے کی بساط بھی ظاہر تھی۔ جھٹ یہ پھندے بھی گلوں میں ڈالدیئے۔ اور اگر ہندیوں کا مذاق اب بھی صحیح تاریخ کی بجائے فسانوں کیطرف زیادہ مائل ہے تو آخر میں یہ کہنا بیجا نہوگا۔ کہ کیسے شبھ لگن میں اورنگ زیب غازی نے اپنا عظیم الشان کام شروع کیا تھا۔ جسکی تکمیل آج اس آزادی اور روشنی کے زمانہ میں رشیوں اور سچے دیس بھگتوں نے فخر کے ساتھ اپنے ذمے لے لی ہے۔ خدا انکے موٹوز (اغراض) میں علاوہ انکی ہمت میں برکت عطا کرے اور اُن کی مساعی کو کامیاب بنائے آمین +

(غلام مرتضیٰ)

رسید زر

۲۱- جولائی ۱۹۱۱ء

رکن الدین صاحب ۲۷۸۵ ۱؎ عبد الستار شاہ صاحب ۱۳۹۳ عہ

سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ .. .. عہ

۲۴- جولائی ۱۹۱۱ء عبد العزیز سہارنپوری .. .. ۱؎

۲۶ " " ہدایت اللہ صاحب ۱۳۴۴ ۱؎

۹- اگست ۱۹۱۱ء

چھجو خانصاحب ۲۸۰۲ للعہ محمد حسین صاحب ۲۷۹۵ ۱؎

۲۱- اگست ۱۹۱۱ء

عبد الغفور صاحب ۲۸۱۰ عہ حکیم محمد عمر صاحب ۱۲۴۱ للعہ

۲۴- اگست ۱۹۱۱ء ظہور الحسن صاحب ۲۷۸۰ ۱؎

" " " شیخ عبد الحی صاحب ۲۷۷۹ ۱؎

۲۵- اگست ۱۹۱۱ء

محمد دین صاحب ۲۲۱۲ ۱؎ محمد حسین صاحب ۸۳۲ ۱؎

۲۶- اگست ۱۹۱۱ء

محمد حسین صاحب ۱۲۷۲ ؎ محمد اسمٰعیل صاحب ۷۲۸

اخبار عالم پر ایک نظر

اودھ کے شاہی خاندان کے پس ماندگان نے بھی ایک میموریل بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کرنے کو طیار کیا ہے کہ ہمیں اس بے نوائی کے عالم سے نکالا جائے۔ ضرور ہے کہ قیصر کا رحم ان کے متعلق حرکت میں آئے جن کے باپ دادا بہت عرصہ نہیں ہوا کہ شاہ ہند کہلاتے تھے + چین میں بغاوت کا زور بڑھتا جاتا ہے باغی چاہتے ہیں کہ ملک میں جمہوری حکومت قائم کی جائے بادشاہ کوئی نہ ہو۔ انتخاب سے پریزیڈنٹ مقرر کیا جائے خطرہ ہے کہ پیکن پر باغی قبضہ کرلیں + ایران میں روس کی چھیڑ چھاڑ روز افزوں ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر پارلیمنٹ کو دبایا جاتا ہے۔ اور مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور کیفیتیں طلب کی جاتی ہیں + افغانستان سے بھی ایک اخبار نکلنا شروع ہوا ہے۔ نام سراج الاخبار رکھا گیا ہے + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے۔ اٹلی والوں نے پہلا جرنیل موقوف کر دیا ہے۔ نیا مقرر کیا ہے۔ نئے جرنیل نے جوش میں پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے۔ اور ساحل کے اندر تھوڑی دور تک جاتے ہیں کامیاب ہوا ہے۔ روڈ کے نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جنگ میں اٹلی بہت نقصان اُٹھا چکا ہے۔ اور اٹلی کا روزانہ خرچ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے۔ جس سے امید ہے جلد حد افلاس کو پہنچے گی۔ اٹلی کی رعایا بھی اس جنگ پر ناراض ہے کئی ایک تاجروں کا دوالا نکل گیا ہے۔ ایک نے خودکشی بھی کرلی ہے + ترک پر جوش ہیں اور آخر تک جنگ کرنے کو طیار ہیں۔ مصر کے لوگوں نے بہت بڑی مالی امداد دی اور بہت سے والنٹیرز روانہ ہوئے۔ ہندوستان سے بھی کچھ والنٹیرز جانے والے سنے گئے ہیں + لاہور میں ہلال احمر کی انجمن قائم ہوئی۔ اور ترک مجروحین کے واسطے بہت سا چندہ دیا ہے۔ امیر کابل بھی جنگ کی خبراں کو بڑے شوق سے روزانہ سنتے ہیں۔ قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام مستعفی ہوئے۔ ان کی جگہ نئے مقرر ہوئے + شیخ محمد حسن صاحب برنالہ ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں ۸۔ نومبر کو سخت ژالہ باری ہوئی۔ جو ۲۷ منٹ تک جاری رہی۔ اس آفت ناگہانی میں لڑکے لڑکیاں اور بڈھے جو باہر تھے۔ ان کی جانیں تلف ہوگئیں۔ ژالہ بیضہ کبوتر سے بڑا تھا۔ خدا کی پناہ +

منطق الطیر

خبر ہے کہ آرنی تھالو جسٹس نے دریافت کیا ہے کہ کووں کی ۲۰ قسم کی مختلف آوازیں ہیں کہ جو ہر ایک علیحدہ علیحدہ مطلب رکھتی ہیں +

اس سے پتہ ملتا ہے کہ ہر قسم کی جاندار مخلوق اپنی اپنی جنس کے ساتھ اپنی خواہشوں اور ضروریات وغیرہ کے اظہار کے لئے پیدائشی اور طبعی طور پر کچھ نہ کچھ ایسے اشارے کرنے اور آوازیں نکالنے کی قابلیت رکھتی ہے کہ جسے وہ اپنا مطلب نکال سکے یا اپنے ہمجنسوں کو اپنے یا ان کے مفید مطلب کچھ کہہ سُن سکے مثلاً ایک چیونٹی کو جب کسی میٹھی یا اپنے کھانے کے قابل چیز کی اپنی غیر معمولی قوت شامہ کے ذریعہ خبر ملتی ہے تو پھر وہ اپنی ہمجنسوں کو اس کی اطلاع دے کر اور ان کی رہبری کرکے وہاں تک پہنچاتی ہے۔ نیز شہد کی مکھی بھی رسدار پھولوں کی تلاش کرکے اپنی ہمجنسوں کو ان سے خبردار کر دیتی ہے +

محقق اور بچار شیل انسان جس جس لائن میں کام کرکے کچھ نئی معلومات دریافت اور ظاہر کرتے ہیں وہ ایک گونہ حیرانی میں ڈالنے والی ہونے کے علاوہ سوچنے اور سمجھنے والوں کے لئے ہر پہلو سے مہان پربھو کی پُر از حکمت رچنا کو ظاہر کرتی ہیں اور جس طرح پر بیرونی ہر قسم کی معلومات کے محقق اپنی اس قسم کی نئی نئی تحقیقاتوں کے ذریعہ دُنیا کو حیرانی میں ڈالتے اور دُنیاوی علوم کی دُنیا میں نسلاً بعد نسلاً اضافہ پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں اُسی طرح رُوحانی دُنیا کے محقق بھی نسلاً بعد نسلاً جہاں ایشور کے پاک سوکھشم گنوں اور آتما و پرماتما کے سمبند اور اس سمبندھ سو ترکی پوترتا اور انحکام کے متعلق نئے سے نئے سادھن اور رُوحانی ترقی کے وسائل معلوم کرتے اور انہیں اپنے ہمجنسوں پر ظاہر کرتے رہتے ہیں + (برہم پرچارک)

سمرنا

ازمیر میں ترکی گورنمنٹ نے بیس اطالین جہاز گرفتار کرلئے۔ اس وقت ٹریپولی میں ترک خشکی پر اطالیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ بیس ہزار سنوسی اور ایک لاکھ عرب اُن کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ بحری لڑائی میں ترک کسی طرح اٹلی کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ تاہم یہ حالت دیر تک قائم نہیں [illegible] ہے گی۔ خشکی کی لڑائی میں ترکوں اور عرب [illegible] ہے مطابق بیان ترکی اخبارات ترکوں کی فتح معلوم ہوتی ہے۔ مگر ریوٹر کی تاریں اٹلی کی فتح ظاہر کرتی ہیں +

شیخ الاسلام اور دول یورپ

فرید آفندی

واصف نے اخبار "محروسہ" میں حسب ذیل چٹھی چھپوائی ہے +

"آج ہمارے چند دوست قسطنطنیہ سے قاہرہ پہنچے اور بیان کیا کہ شیخ الاسلام نے پارلیمنٹ کے ایک جلسہ میں دول یورپ کے دولت علیہ عثمانیہ کے خلاف اتحاد کرنے اور طرابلس کے متعلق اٹلی کے ساتھ ان کی خفیہ اور علانیہ تائید کا ذکر کرکے صدر اعظم کو زور سے مشورہ دیا کہ وہ اس رویہ سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اس کی جانب دول کو متوجہ کریں چنانچہ صدر اعظم ممدوح نے دول کو ہز اکیلنسی شیخ الاسلام کے خیالات سے مطلع کیا۔ اس پر سوائے انگلستان کے جملہ دول نے سکوت اختیار کیا۔ انگلستان نے یہ جواب دیا کہ ٹرکی کے خلاف اٹلی کی مدد سے اُس کو کچھ سروکار نہیں۔ اور وہ ٹرکی فوجوں کے مصر سے گزرنے دینے سے مطلق تعارض نہیں کرے گا۔ بنابریں مصری گورنمنٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عثمانی فوج کو طرابلس کے لئے مصر کے راستہ سے گزر جانے دے۔ فرید واصف +

رسید زر

۸۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

- حکیم نواب علیہ صاحب ۱۵۸۱ ۸؍
- میاں پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ ۲؍
- قاضی نذیر حسین صاحب ۱۷۰۶ ۲؍
- مرزا محمد احسن بیگ صاحب ۵۰ للعہ
- محمد عبد اللطیف ۲۷۴۹ عہ
- قاضی فیض الٰہی صاحب ۱۰۴۱ ۸؍

۹۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

- منشی غلام محی الدین صاحب ۲۵۱۲ ۸؍
- مولوی فضل کریم صاحب ۲۵۶۴ للعہ
- منشی کبیر الدین صاحب ۲۴ ۱۸ للعہ
- محمد الطف صاحب ۲۶۳۲ ۸؍
- ملک محمد مبارک صاحب ۱۵۵۱ للعہ
- میاں نور احمد شاہ صاحب ۲۳۸۹ عہ
- قاضی زین الدین صاحب ۳۸۱۰ للعہ

۱۱۔ ستمبر ۱۹۱۱ء

- مولوی الٰہی بخش صاحب ۲۶۱۴ ۲؍
- حکیم علی احمد صاحب ۱۶۱۴ عہ
- منشی محمد الدین صاحب ۳۰۶ للعہ
- میاں بنوں خاں صاحب ۲۷۶۸ عہ
- حافظ محمد اسحاق صاحب ۱۱۷۰ للعہ
- منشی محمد اشرف بیگ صاحب ۸۶۳ للعہ
- محمد خاں صاحب ۲۷۴۸ عہ

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

محمد کرم الٰہی صاحب پشاوری - قلعہ پھلور - ضلع جالندہر
میان محمد بخش صاحب - شیخپور - ضلع گوجرات
غلام محمد صاحب - پنشنر - ڈاک خانہ جہلم
محمد ثناء الحق صاحب - پورپ سرائے ضلع منٹگمری
سمند اصاحب - فرید آباد - سیدوالہ - منٹگمری
اہلیہ میان رحیم بخش صاحب - گورنمنٹ ہائی سکول - میان والی
ہمشیرہ مولوی عبد الحق صاحب چک ۹۵ - ڈاکخانہ چینوٹ روڈ
دلاور خان صاحب معرفت شیخ عبد الوحید انصاری معرفت مولوی
غلام حسن صاحب - سب رجسٹرار - پشاور -
رحمت اللہ صاحب - نلگیرہ - ڈاک خانہ سیدوالہ
عبد الحمید صاحب - بادگیری - معرفت مولوی بشارت احمد صاحب
اہلیہ " " " بشارت منزل - حیدر آباد دکن
حافظ محمد احمد صاحب " " " " " "
اہلیہ " " " " " " " " "
عبد القادر صاحب فرزند " " " " " " "
عبد الصمد صاحب " " " " " " "
عبد الباری صاحب " " " " " " "

عید کارڈ - عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جس قدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے - جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانا پڑتے ہیں چونکہ عید آنے والی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیجدیں تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں۔

رومال ریشمی موزون اشعار و احادیث سے مزین فی ۶؍ درجن للعہ
رومال پارچہ " " " " ۲؍ " ۱۲؍
رومال کاغذی " " " " ۲؍ " ۱؍
عید کارڈ لفافوں مین جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین ار
عید کارڈ سنہری پیسے مین پوسٹ ہونیوالے - فی ۶؍ درجن ۱۲؍
عید کارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی - ؍ درجن ۳؍

المشتہر منیجر عید کارڈ و عید رومال - لاہور - اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۳۸ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہین ✤

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت مین نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہون تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماوین - باشندگان میرٹھ - دہلی - مظفر گڑھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی ✤

(۳) ایک غیر احمدی احمدیون کے اتقار پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ سے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۳ سال گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار - پخت و پز قطع و برید دوخت سے واقف ہے - احمدی جماعت مین شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - کم از کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع میرٹھ دہلی مظفر گڑھ - سہارن پور کے باشندگان کو ترجیح ہو گی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو - درخواست کے ساتھ ۴ کے ٹکٹ آنے چاہئیں ✤

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار اڑائچ ساکن راجیکی ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہین اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہان نکاح کرنا چاہتے ہین جو صاحب پسند فرماوین دفتر بدر مین اطلاع دیوین ✤

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست بعض ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہین - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ✤

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ عہد سالانہ ترقی - مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہان ہے اہل حاجت سید غلام حسین ڈیپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کرین ✤

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار [illegible]

عمر ۱۸ سال خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ✤
محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ